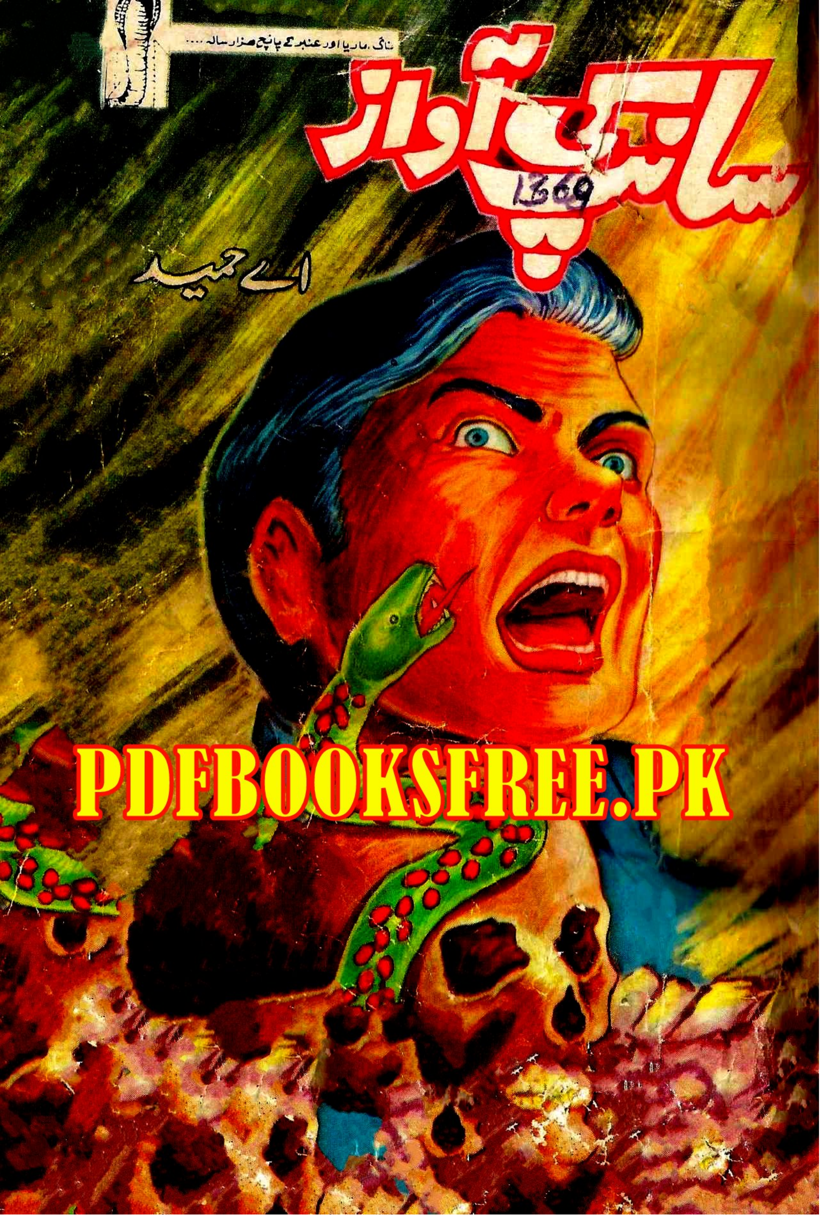
ناگ، ماریا اور عنبر کے پانچ ہزار سالہ ....
سانپ آورز
1369
اے حمید
PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سرکولیشن، پروڈکشن انچارج
جلال انور

قیمت پانچ روپے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق حق پبلشرز محفوظ ہیں

بار اول : ستمبر ۱۹۸۰ء
تعداد : دو ہزار

ناشر : مکتبہ اقراء ۳۰۰ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور
طابع : النجدہ پرنٹرز، لاھور

پیارے دوستو!

آپ اب تک عنبر، ناگ ماریا کی واپسی کے سلسلہ کی آٹھ کتابیں پڑھ چکے ہیں اور اپنی راے سے مجھے آگاہ بھی کر رہے ہیں۔ میں آپ کی پسندیدگی کو تحسین کی نظروں سے دیکھتا ہوں اور آپ کے لیے اچھی سے اچھی کہانی لکھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ آپ کی حوصلہ افزائی میری محنت کو دوچند کر دیتی ہے۔ یہ تو دوستو تھی آپ کے شکریے کی بات!

اب آپ اپنے پسندیدہ کرداروں عنبر، ناگ ماریا سے ملیں اور دیکھیں کہ یہ کس کس حال میں سے گزر رہے ہیں اور آپ کی دلچسپی کے کیا کیا سامان کر رہے ہیں۔

آپ کا
اے۔ حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

- ماریا اور اژدہا
- کھوپڑیاں سکیڑنے والے
- ظالم شلانگو
- ماریا پھنس گئی
- سانپ کی آواز

ماریا اور اژدہا

ماریا نے سمندر میں آنکھیں کھول کر دیکھا۔

وہ سمندر کی تہہ میں اُگی ہوئی جھاڑیوں میں الجھی ہوئی تھی۔ اس نے راجکماری کو بھی ایک جھاڑی میں پھنسے دیکھا۔ ماریا لپک کر اُدھر گئی اور اس نے راجکماری کو جھاڑیوں میں سے کھینچ کر لیا۔ وہ اُسے اٹھائے پانی میں سے اُوپر آنے کی کوشش کرنے لگی۔ سمندر کے پانی کا دباؤ اسے اوپر نہیں آنے دے رہا تھا۔ راجکماری غوطے کھا رہی تھی۔ ماریا اپنے جسم کی ساری طاقت لگا کر راجکماری کو سمندر کی سطح پر اُوپر لے آئی۔ اس نے سمندر کے نیچے سمندری دیو کی بڑی بڑی ٹانگیں دیکھ لی تھیں جو اس سے تھوڑے ہی فاصلے پر تھیں۔ اس نے راجکماری کا منہ پانی کی موجوں کے اوپر کر دیا تاکہ وہ سانس لے سکے۔ سمندر سے باہر آتے ہی اس نے دیکھا وہ سمندری دیو سے زیادہ دُور نہیں ——— بلکہ وہ اس کے قریب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور ماریا اور راجکماری کی ٹوٹی ہوئی کشتی کے ایک بڑے سے ٹکڑے کو پکڑ کر بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ بار بار چنگھاڑ رہا تھا، جس نے طوفانی سمندر میں ایک دہشت پھیلا دی تھی — ماریا نے راجکماری کو کندھے سے پکڑ رکھا تھا — جونہی وہ سمندر کے اوپر آئی ایک بہت بڑی لہر نے اُسے نیچے سے اٹھایا اور بہا کر کافی دُور لے گئی —

دیو اب اس سے کافی دُور چلا گیا تھا — ماریا نے راجکماری کی طرف دیکھا — وہ ابھی تک بے ہوش تھی۔ ماریا نے اُسے لے کر سمندر میں تیرنا شروع کر دیا — اس کے چاروں طرف پانی ہی پانی تھا — کہیں کوئی چٹان بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی — راجکماری کو ساتھ لے کر تیرنا مشکل ہو رہا تھا۔ وہ اُسے لے کر اڑ بھی جاتی تو ایک فرلانگ اڑنے کے بعد اُسے دوبارہ سمندر میں اُترنا پڑتا —

ماریا نے محسوس کیا کہ راجکماری کو لے کر اگر وہ اسی طرح تیرتی رہی تو وہ جسم میں پانی بھر جانے سے مر جائے گی — کیونکہ سمندر کی بڑی بڑی لہریں ماریا کو تیرنے نہیں دے رہی تھیں — پھر بھی اس نے ہمت نہ ہاری اور سمندری لہروں میں تیرتی چلی گئی — اُسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کس طرف جا رہی ہے — اور یہ لہریں اُسے کہاں لے جائیں گی —

بہت دُور تک تیرنے کے بعد ماریا کی طاقت بھی جواب دینے لگی — وہ تھک گئی — اس کے ہاتھ ہلکے پڑ گئے اور بے ہوش راجکماری اس کے ہاتھوں سے نیچے پانی میں گرنے لگی — ماریا گھبرا گئی — وہ خود تو ایک رُوح تھی اور مر نہیں سکتی تھی اگر وہ تیرنا چھوڑ بھی دیتی تو سمندر کی لہروں پر بے حس و حرکت لیٹ کر بھی زندہ رہ سکتی تھی — مگر سب سے زیادہ پریشانی اُسے راجکماری کی تھی — وہ راجکماری کو ہر حالت میں زندہ رکھنا اور زندہ دیکھنا چاہتی تھی اور یہ بات اُسے ناممکن نظر آ رہی تھی۔ راجکماری کے پیٹ میں سمندر کا کچھ پانی چلا گیا تھا اور وہ اسی طرح بے ہوش تھی — سمندری موجیں اُن دونوں کو بہت دُور کھلے ویران سمندر میں لے آئی تھیں — ماریا نے اپنے سامنے راجکماری کو موت کے قریب دیکھا تو اُس نے خدا سے دعا مانگی کہ اے خدا ہماری مدد کر —

دُعا کے مانگتے ہی ماریا کو ایسا محسوس ہوا جیسے سمندر کے نیچے اس کے پاؤں کسی شے سے لگ گئے ہیں — اس سخت شے میں تھوڑی تھوڑی نرمی بھی تھی — وہ حیران ہوئی کہ اتنے گہرے سمندر میں یہ کونسی چیز ہے جس پر اُس کے دونوں پیر ٹک گئے ہیں —

کیا یہ کوئی سمندری چٹان تھی؟ اس نے سوچا، لیکن ایسا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کبھی نہیں تھا — اگر چٹان ہوتی تو وہ اپنی جگہ پر کھڑی ہوتی اور یہ شے ماریا کو اپنے سر پر اٹھائے سمندر میں آگے کو جا رہی تھی — پھر یہ کیا تھا — ماریا نے پہلا کام تو یہ کیا کہ راجکماری کو سمندر میں سے نکال کر اپنے کندھے پر اٹھا لیا — اس کے پاؤں چونکہ سمندر کے اندر کسی مضبوط شے پر ٹکے ہوئے تھے، اس لیے وہ بے فکر ہوگئی کہ اب وہ مر نہیں سکتی — لیکن وہ یہ ضرور جاننا چاہتی تھی کہ اس کے پاؤں کے نیچے کونسی چیز ہے جو اُسے لے کر آگے ہی آگے جا رہی تھی — ماریا نے دیکھا کہ وہ شے سمندر میں ایک خاص سمت کی طرف سفر کر رہی تھی — پھر اُس شے نے ہولے ہولے سمندر میں اُوپر کو اُبھرنا شروع کر دیا —

ماریا نے راجکماری کو اپنے کندھے پر ڈال رکھا تھا۔ وہ پانی سے باہر آنے لگی — ہوتے ہوتے وہ سمندر سے بالکل ہی باہر آگئی —

اب اُس نے نیچے جھک کر دیکھنا چاہا کہ وہ کونسی چیز ہے جس نے ان دونوں کو اُٹھا رکھا ہے اور ان کے ساتھ ساتھ سمندر میں سفر بھی کر رہی ہے —

جوں ہی ماریا کی نظریں اپنے پاؤں پر گئیں — کیا دیکھتی ہے کہ وہ ایک سات منہ والے ایک بہت بڑے اژدہا

سانپ کے پھن کے اُوپر کھڑی اور اژدہا سانپ اُسے لے کر اپنے سکون سے لہروں کو چیرتا آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے — اچانک ماریا کو ناگ کا خیال آگیا — کہیں یہ ناگ تو نہیں ہے ؟

ماریا نے ناگ کو آواز دی :

"ناگ بھائی، کیا یہ تم ہو ؟"

اور اس کے ساتھ ہی ماریا نے بے ہوش راجکماری کو اس اژدہا سانپ کے پھن کے اوپر لٹا دیا — وہاں اتنی جگہ تھی کہ ماریا خود بھی لیٹ سکتی تھی — یہ بہت بڑا اژدہا سانپ تھا — اژدہا نے اپنی زبان میں جسے ماریا سمجھتی تھی، جواب دیا :

"مجھے بھی ناگ ہی سمجھو بہن ماریا —"

"کیا تم واقعی ناگ ہو — تمہاری آواز کیوں بدلی ہوئی ہے ؟"

ماریا کے اس سوال پر اژدہا سانپ نے کہا :

"ماریا بہن، میں ناگ نہیں ہوں — مگر ناگ کا دوست ہوں اور میرا نام سمندر کا شیش ناگ ہے — اتفاق سے میں اس سمندر کے نیچے سے گزر رہا تھا کہ مجھے تمہاری آواز سنائی دی — میں تمہاری طرف بڑھا تو مجھے تمہارے جسم اور کپڑوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے اپنے پرانے اور بہترین دوست ناگ کی خوشبو آئی — اسی وقت میں نے تمہاری مدد کرنے کا فیصلہ کر لیا — یہ بتاؤ کہ ناگ کو تم جانتی ہو؟"

ماریا نے کہا :

"کیوں نہیں، وہ تو میرا بھائی ہے اور ابھی اس سمندر میں میرے ساتھ تھا کہ آتش فشاں پہاڑ کے پھٹ جانے سے وہ مجھ سے بچھڑ گیا — مجھے نہیں معلوم کہ وہ کس حال میں ہے ؟ اور کہاں ہے ؟ میں اور ناگ اس راجکماری کو اس کے ماں باپ کے پاس ہندوستان لے کر جا رہے تھے — کیا ناگ سمندر میں نہیں ہے ؟"

اژدہا نے کہا :

"نہیں ماریا، ناگ اس سمندر میں کہیں نہیں ہے — اگر وہ ہوتا تو مجھے سمندر کی ایک ایک لہر آکر بتا دیتی —"

"پھر نہ جانے وہ کہاں جا چکا ہے —"

اژدہا بولا :

"وہ سمندر سے نکل کر ضرور کسی جزیرے یا کسی ساحلی ملک پہنچ گیا ہوگا — اگر سمندر میں ہوتا تو میں ضرور تمہیں اس کے پاس پہنچا دیتا —"

ماریا کہنے لگی :

"کیا تم یہ بتا سکتے ہو کہ ہمارا دوسرا بھائی عنبر کہاں ہے ؟"

اژدہا نے کہا :

"عنبر کا نام سُن کر مجھے خوشی ہوئی — میں عنبر کو مل چکا ہوں — ایک بار آج سے دو سو سال پہلے دریائے وادیٔ میں ناگ نے میرا تعارف عنبر سے کرایا تھا — مجھے افسوس ہے کہ میں تمہیں یہ بھی نہیں بتا سکتا کہ عنبر اس وقت کہاں ہوگا. کیونکہ ایسا معلوم کرنا میری طاقت سے باہر ہے — کیا وہ بھی اس مہم میں تمہارے ساتھ تھا ؟"

"ہاں، وہ ہمارے ساتھ تھا، لیکن یہ بہت پہلے کی بات ہے — اصل میں ہم پانچ ہزار سال سے اکٹھے سفر کر رہے تھے اور اب اپنے واپسی کے سفر پر روانہ ہیں- ہم پانچ ہزار سالوں سے گزر کر واپس اپنے پرانے زمانے میں جا رہے ہیں — راہ میں ہمیں کئی نئی نئی مہموں سے واسطہ پڑتا ہے — کئی مصیبت میں پھنسے ہوتے لوگ ملتے ہیں، جن کی ہم مدد کرتے ہیں اور اس کے بعد اپنے سفر پر روانہ ہوتے ہیں — اس راجکماری کو بھی ہم ایک بہت بڑی مصیبت سے نکال کر اس کے ماں باپ کے گھر لے جا رہے ہیں — اس کا باپ ایک ریاست کا راجہ ہے :"

اژدہا خاموشی سے ماریا کی باتیں سُنتا رہا — وہ برابر سمندر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں آگے ہی آگے بڑھتا جا رہا تھا — ماریا نے بات ختم کی تو وہ کہنے لگا :

" ماریا بہن، میں تم تینوں بہن بھائیوں کی لمبی دلچسپ اور خطروں مصیبتوں سے بھری ہوئی آپ بیتی سے اچھی طرح واقف ہوں — کاش، میں تمہاری اس سے زیادہ مدد کر سکتا کیونکہ ابھی میری زندگی کے صرف تین سو سال ہی گزرے ہیں دو سو سال اور گزر جانے کے بعد میں بھی ناگ کی طرح جو شکل چاہے اختیار کر سکوں گا، لیکن ابھی میں تمہارے لیے صرف اتنا کر سکتا ہوں کہ تمہیں اس سمندر سے نکال کر کسی محفوظ جگہ پہنچا دوں — "

راجکماری اُسی طرح اژدہا کے سر کے اُوپر بے ہوش پڑی تھی — اژدہا نے کہا :

" کیا میں اس راجکماری کو ہوش میں لے آؤں ؟"

ماریا نے کچھ سوچ کر کہا :

" میرا خیال ہے، یہ اگر اس وقت ہوش میں آگئی تو شاید تمہیں.....، میرا مطلب ہے اپنے آپ کو ایک اژدہا کے سر پر لیٹے دیکھ کر پھر بے ہوش ہو جائے — اس لیے بہتر یہی ہے کہ ہمارے کسی جگہ زمین پر پہنچنے کے بعد ہوش میں لایا جائے "

" اچھا خیال ہے " اژدہا نے کہا —

ماریا نے اُس سے پوچھا کہ اس طرح زیادہ دیر بے ہوش رہنے سے کہیں وہ مر تو نہیں جائے گی ؟ اس کے جواب میں اژدہا نے کہا :

" نہیں ایسا نہیں ہوگا — راجکماری کے بدن میں جو پانی بھرا ہوا تھا، وہ میرے سر کی گرمی کی وجہ سے خشک ہو چکا ہے — زمین پر اُتر کر میں تمہیں ایک مہرہ دوں گا - وہ مہرہ راجکماری کے گلے میں باندھ دینا، پھر اسے کچھ نہیں ہوگا — اس پر زہریلے سے زہریلے سانپ کا بھی اثر نہیں ہوگا "

ماریا نے پوچھا :

" لیکن یہاں اردگرد زمین کہاں ہے ؟"

اژدہا نے پوچھا :

" تم لوگ کہاں جانا چاہتے ہو ؟"

ماریا کہنے لگی :

" ہمیں ہندوستان جانا ہے جیسا کہ میں نے پہلے تمہیں بتایا تھا کر میں راجکماری کو اُس کے راجہ باپ کے حوالے کرنا چاہتی ہوں — "

اژدہا بولا :

" فکر نہ کرو ماریا بہن، ہندوستان کا ساحل یہاں سے زیادہ دُور نہیں ہے اور میں تمہیں وہاں چھوڑ کر واپس آؤں گا — "

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دوپہر تک اسی طرح سمندر میں اژدہا کے پھن پر بیٹھ کر تیرتے رہنے کے بعد تیسرے پہر کے قریب دُور زمین کے ساحل کی کالی لکیر نظر آنا شروع ہوگئی — اژدہا نے ماریا سے کہا :

"وہ سامنے لکیر دیکھ رہی ہو ؟"

"کیا یہ ہندوستان کا ساحل ہے ؟"

"ہاں، یہ ہندوستان کا ہی ساحل ہے — مگر یہ جنوب مغربی ساحل ہے — کیا تم اسی جگہ جانا چاہتی ہو ماریا بہن؟"

ماریا نے کہا :

"بس ٹھیک ہے، تم ہمیں اسی جگہ پہنچا دو — کیوں کہ راجکماری نے کہا تھا کہ اس کے باپ کی ریاست جنوب مغربی ساحل کے اندر ہی کسی جگہ ہے۔"

یہاں ماریا سے بھول ہوگئی تھی — کیوں کہ راجکماری نے اُسے یہ بتایا تھا کہ اُس کے باپ کی ریاست ہندوستان کے درمیان میں ایک جگہ ہے اور اژدہا اُسے جنوب مغرب کی طرف لیے جا رہا تھا — جو کہ ہندوستان کا سب سے نچلا کنارا تھا — اژدہا نے سمندر میں اپنی رفتار تیز کر دی تھی — کیوں کہ وہ چاہتا تھا کہ شام کا اندھیرا پھیلنے سے پہلے پہلے وہ انہیں زمین پر پہنچا دے۔

ابھی سورج غروب نہیں ہوا تھا کہ اژدہا نے ماریا کو ہندوستان

کے جنوب مغربی ساحل پر پہنچا دیا — ماریا نے راجکماری کو کنارے کی ٹھنڈی ریت پر لٹا دیا — اژدہا سانپ اپنا زبردست چھ منہ والا سر سمندر سے باہر نکالے کھڑا تھا —

اُس نے ماریا سے کہا :

"میں تمہیں مہرہ دیتا ہوں — اسے سنبھال کر رکھنا — تم جس کسی کو میرا مہرہ دو گی، اُس پر سانپ کے زہر کا اثر نہیں ہوگا اور راجکماری کے ماتھے پر گھساؤ گی تو وہ ہوش میں آجائے گی۔"

اس کے ساتھ ہی اژدہا نے ایک منہ سے سبز رنگ کا ایک چھوٹا سا پتھر ماریا کے آگے اُگل دیا — ماریا نے اُسے اُٹھا کر اپنے پاس رکھ لیا اور اژدہا کا شکریہ ادا کرنے لگی :

"اگر تم نہ ہوتے تو ہمارا یہاں تک پہنچنا ناممکن تھا — کیوں کہ میں راجکماری کو لے کر زیادہ دُور تک پرواز نہیں کر سکتی تھی۔"

اژدہا نے کہا :

"ماریا، تم میرے جگری دوست ناگ کی بہن ہو۔ اس حساب سے تم میری بہن بھی ہو اور بہنوں کی مصیبت میں مدد کرنا ہر بھائی کا فرض ہوتا ہے — کاش، میں اس سے زیادہ تمہاری مدد کر سکتا — اگر مجھے زمین پر زندگی بسر کرتے پورے پانچ سو برس ہو چکے ہوتے تو اس وقت میں ناگ بن کر تمہارے ساتھ زمین

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر سفر کر سکتا تھا، مگر ابھی میری عمر کے دو سو سال باقی ہیں۔"

ماریا کہنے لگی:

"اژدہا بھائی، میں تو تمہیں بھی ناگ بابا ہی سمجھتی ہوں۔ میں ایک بار پھر تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں۔"

اژدہا نے کہا:

"اچھا بہن، خدا حافظ۔ ناگ ملے تو اُسے میرا بہت بہت سلام کہنا اور کہنا کہ کبھی اس کا گزر اس سمندر پر سے ہو تو مجھے ضرور ملتا جائے۔"

ماریا نے کہا:

"میں تمہارا پیغام ناگ تک ضرور پہنچا دوں گی — خدا حافظ۔"

اور سات سروں والا اژدہا واپس سمندر میں گم ہو گیا —

اُس کے جاتے ہی سب سے پہلا کام ماریا نے یہ کیا کہ راجکماری کے ماتھے پر مہرہ آہستہ سے رگڑا — وہ ہوش میں آ گئی — اس کی طبیعت پہلے سے اچھی ہو گئی تھی — پیٹ کا سارا سمندری پانی اژدہا کی گرمی نے جذب کر لیا تھا۔ وہ آنکھیں کھول کر پلکیں جھپکاتی ہوئی بولی:

"میں کہاں ہوں؟ وہ — وہ دیو —"

اور راجکماری نے سہم کر پھر آنکھیں بند کر لیں — اس خیال سے کہ کہیں راجکماری پھر سے بے ہوش نہ ہو جائے — ماریا نے

کماری سے کہا:

"وہ دیو جا چکا ہے راجکماری — ہم سمندر سے نکل کر ہندوستان کی زمین پر پہنچ گئے ہیں۔"

"ہندوستان؟ میرے باپ کے ملک میں؟"

راجکماری نے آنکھیں کھول کر حیرانی اور خوشی سے پوچھا —

"ہاں ہاں، دیکھ لو — کیا تم اپنے ملک کی زمین اور درختوں کو نہیں پہچانتیں؟"

راجکماری نے اپنے اُوپر جھکے ہوئے ناریل اور تاڑ کے لمبے ترچھے درختوں کو دیکھا تو خوشی سے مسکراتے ہوئے بولی:

"بالکل وہی درخت ہیں، میرے ملک کے درخت، ناریل اور تاڑ کے درخت۔"

پھر وہ حیران ہو کر بولی:

"لیکن ہم اس سمندری دیو سے بچ کر یہاں کیسے آ گئیں؟"

ماریا نے ہنس کر کہا:

"ہمیں ایک دوسرا سمندر دیو یہاں تک لایا ہے۔"

راجکماری نے سہم کر پوچھا:

"وہ کہاں ہے؟"

ماریا نے اُسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا:

"میں تو تم سے مذاق کر رہی تھی۔ اس دیو سے نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تمہیں بچایا ہے اور میں اُڑا کر تمہیں یہاں لائی ہوں۔"

پھر ماریا نے راجکماری سے پوچھا کہ وہ اندازہ لگا کر بتائے کہ وہ ہندوستان کے جس ساحل پر اُترے ہیں — وہاں سے اس کے راجہ باپ کا شہر کتنی دُور ہے — راجکماری نے بڑے غور سے چاروں طرف دیکھا، پھر درختوں کی طرف نگاہ ڈالی اور کہا:

"میرا خیال ہے، میں اپنے راجہ باپ کے شہر سے بہت دُور ہوں — ہم جنوبی علاقے میں ہیں، جبکہ میرے باپ کی ریاست درمیانی علاقے میں ہے۔"

ماریا کو کچھ پریشانی ہوئی، کیوں کہ راجکماری کو اتنے خطرناک اور درندوں سے بھرے ہوئے جنگلوں سے اکیلے لے کر جانا خطرے سے خالی نہیں تھا، مگر یہ کام ماریا کا فرض بن چکا تھا اور وہ اُسے اس کے باپ تک پہنچانے کا فیصلہ کر چکی تھی۔ اُس نے راجکماری سے کہا کہ کوئی بات نہیں، ہمارا سفر جاری رہے گا — ہم جنگل کی ہر مصیبت کا مقابلہ کریں گی —

کھوپڑیاں سکیڑنے والے

ماریا ایک خطرناک سفر پر چل پڑی —

اسے ابھی تک یہ تجربہ نہیں ہوا تھا کہ ہندوستان کے گھنے جنگل کتنے خطرناک ہیں اور کیسے کیسے خوفناک درندے خونخوار آدم خور شیر، ہاتھی اور جن بھوت رہتے ہیں — وہ اس سے پہلے ان جنگلوں میں کبھی نہیں آئی تھی — ناگ اور عنبر نے اس علاقے میں کئی چکر لگائے تھے — راجکماری کو اُس نے اپنے پیچھے رکھا ہوا تھا — وہ ماریا کو دیکھ نہیں سکتی تھی کہ اس خیال سے کہ راجکماری اپنے آپ کو اکیلی سمجھ کر گھبرا نہ جائے — ماریا تھوڑی تھوڑی دیر بعد اُس سے کوئی نہ کوئی بات کر لیتی تھی —

سہ پہر بھی ڈھل چکی تھی اور سمندر میں سورج غروب ہو رہا تھا — پہلے ماریا نے سوچا تھا کہ وہ رات سمندر کے کنارے ریت پر ہی بسر کرے اور اگلے روز دن کی روشنی میں جنگل کا سفر شروع کرے — لیکن پھر یہ سوچ کر اس نے اپنا ارادہ بدل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لیا کہ وہ ہر قسم کی مشکل کا مقابلہ کر سکتی ہے — اس لیے وقت ضائع کرنے کی بجائے یہی بہتر ہے کہ سفر جاری رکھا جائے تاکہ وہ جلد سے جلد اپنی منزل پر پہنچ سکے —

انہوں نے کچھ فاصلہ سمندر کے ساحل پر جنگل کے ساتھ ساتھ طے کیا، پھر سورج کے حساب سے جنگل کے اندر جاتی ایک کچی پگڈنڈی پر آ گئے — راجکماری کا حساب بالکل درست تھا وہ ہندوستان کے درمیانی علاقے کی طرف جا رہے تھے، لیکن راجکماری کا محل وہاں سے ہزاروں میل کے فاصلے پر تھا اور راہ میں کئی دشوار گزار گھاٹیاں، شور مچاتے پتھروں سے سر ٹکراتے دریا، آبشاریں، دلدلیں، خونخوار درندے اور وحشی قبیلے تھے جو انسان کو دیکھ کر اس پر فوراً زہریلا تیر چلا کر اُسے ہلاک کر دیتے تھے — ماریا ایک بہادر مہم پسند لڑکی تھی — اسے کئی خطرناک، وحشتناک سفروں کا تجربہ بھی تھا —

جنگل گھنا نہیں تھا — تاڑ کے لمبے لمبے چھتریوں والے درخت تھوڑے تھوڑے فاصلے پر اُگے تھے زمین پتھریلی اور ناہموار تھی — سوکھی گھاس کی جھاڑیاں یہاں وہاں نظر آ رہی تھیں سورج کی سنہری روشنی دور چھوٹے چھوٹے ٹیلوں کے اوپر پڑ رہی تھی —

جس پگڈنڈی پر وہ دونوں عورتیں چلی جا رہی تھیں

وہ پتلی سی تھی اور اس پر کہیں کہیں کسی جانور کے پنجوں کے نشان دکھائی دے جاتے تھے — شاید یہ وہ جانور تھے جو رات کو سمندر کنارے آتے ہوں گے — آگے جا کر یہ نشان نیچے ڈھلان کی گھاٹیوں میں اُتر کر سوکھی گھاس میں گم ہو گئے —

کسی وقت درخت پر کوئی پرندہ بولتا تو جنگل کی خاموشی ٹوٹ جاتی — ماریا راجکماری سے باتیں کرتی جا رہی تھی۔ یونہی چلتے چلتے جب شام ہو گئی تو راج کماری تھک گئی، کہنے لگی :

" ماریا بہن، میں اب نہیں چل سکتی — مجھے پیاس لگی ہے اور بھوک بھی ستانے لگی ہے "

ماریا نے کہا :

" ٹھیک ہے، ہم کوئی مناسب جگہ دیکھ کر وہاں رات بھر آرام کریں گے اور تمہارے کھانے پینے کا بھی بندوبست ہو جاتا ہے "

اس وقت دونوں ایک چھوٹے سے ٹیلے کے سائے میں چل رہی تھیں — یہاں کوئی باقاعدہ راستہ نہیں تھا — بس ایک پگڈنڈی سی بنی تھی، جس میں اُگی ہوئی لمبی گھاس یہ ظاہر کرتی تھی کہ اس پر سے بہت کم کوئی گزرتا ہے — یہاں جانوروں کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پاؤں کے نشان بھی نہیں تھے —

ٹیلے کا موڑ گھوم کر ماریا سامنے آئی تو اُسے ایک چشمہ نظر آیا جو ٹیلے کے پتھروں سے بہہ کر نیچے وادی میں جا رہا تھا — راجکماری نے چشمے کے ٹھنڈے پانی سے پیاس بجھائی —

یہاں جنگلی بیروں کے بہت درخت تھے — ماریا نے راجکماری کو بیر توڑ کر دیے جو اُس نے بڑی مشکل سے کھائے — محلوں میں رہنے والی راجکماری نے بھلا کب اس قسم کے کھٹے جنگلی بیر کھائے ہوں گے، لیکن مجبوری تھی — جب انسان پر کوئی بھاری مصیبت آ جاتی ہے تو سب کچھ سہنا پڑتا ہے —

"میرا خیال ہے، اسی جگہ رات بسر کرتے ہیں" ماریا نے کہا —

راجکماری درختوں کو دیکھ کر بولی:

"بہتر ہو گا کہ ہم کسی درخت پر بسیرا کریں، کیوں کہ زمین پر رات کو جنگلی درندوں کا خطرہ ہو گا اور ہمارے پاس تو ایک چھوٹا سا چاقو تک نہیں ہے"

ان کے پاس واقعی کوئی ہتھیار نہیں تھا، لیکن ماریا کو اپنے اُوپر بڑا اعتماد تھا اور خدا پر بھروسہ تھا — وہ ہر

مصیبت کا مقابلہ کر سکتی تھی، کہنے لگی:

"تم کسی درخت پر چڑھ جاؤ — میں یہاں زمین پر ہی پہرہ دوں گی —"

اس پر راجکماری نے بڑی بہادری سے کہا:

"اگر تم زمین پر رہو گی — تو میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گی — درخت پر سانپوں کا بھی خطرہ ہے —"

"ٹھیک ہے، آؤ مل کر اچھی سی جگہ بناتے ہیں"

انھوں نے چشمے کے پاس ہی ایک جگہ سے پتھر صاف کیے — اِدھر اُدھر سے خشک گھاس اور گرے پڑے پتے لا کر دو بستر تیار کیے اور ان پر بیٹھ کر باتیں کرنے لگیں — شام کے سائے جنگل میں اُتر آئے تھے — خاموشی اور زیادہ گہری ہو گئی تھی — درختوں کے نیچے اندھیرا دھیرے دھیرے پھیلنے لگا تھا اور پھر رات آ گئی — چاروں طرف تاریکی کا راج ہو گیا۔ جنگل سنسان ہو گیا — درختوں پر بسیرا کرنے والے پرندے بھی خاموش ہو گئے —

اس خاموشی میں صرف چشمے کے پانی کے بہنے کی کل کل کی آواز آ رہی تھی — راجکماری دل میں خوف سا محسوس کر رہی تھی۔ مگر اوپر سے وہ ایسے باتیں کر رہی تھی، جیسے کوئی خوف نہ ہو —

ماریا اُس کے دل کا حال جانتی تھی اور اس کی حفاظت کا عہد کیے ہوئے تھی — راجکماری کو اس لیے بھی زیادہ تنہائی اور خوف محسوس ہو رہا تھا کہ ماریا اُسے دکھائی نہیں دیتی تھی — وہ صرف اس کی آواز سُن سکتی تھی —

"ماریا بہن، کیا تم مجھے نظر نہیں آسکتیں ۔"

ماریا ہنس پڑی :

"کاش، ایسا کرنا میرے اختیار میں ہوتا — میں مجبور ہوں پھُول کماری، خدا جانے وہ وقت کب آئے گا جب میں بھی دوسرے انسانوں کی طرح ایک دوسرے کو نظر آسکوں گی ۔"

راجکماری نے کوئی جواب نہ دیا — خاموشی چھا گئی۔ اس خاموشی سے اُسے پھر خوف محسوس ہونے لگا — وہ چاہتی تھی کہ ماریا اس کے ساتھ باتیں کرتی جائے — ماریا بھی اب بولتے بولتے تھک گئی تھی — اس نے راجکماری سے کہا :

"سونے کی کوشش کرو بہن اور ڈرو نہیں — مَیں تمہارے پاس ہی بیٹھی ہوں — میں سوؤں گی نہیں، تمہارا پہرہ دوں گی ۔"

راجکماری نے کہا :

"تم باتیں کرتی جاؤ، میں سونے کی کوشش کرتی ہوں۔"

اور راجکماری نے آنکھیں بند کر لیں — اُسے ماریا کی آواز برابر آرہی تھی — وہ اُسے پُرانے مصر کی ہزاروں سال پُرانی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کوئی پُراسرار کہانی سُنا رہی تھی — اس پر غنودگی طاری ہونے لگی اور پھر وہ سو گئی — ماریا نے اُسے آہستہ سے آواز دی —

"پھول کماری، سو گئیں ؟"

راجکماری نے کوئی جواب نہ دیا — وہ سو چکی تھی — ماریا نے اطمینان کا سانس لیا — کیونکہ اگلے روز جنگل میں پیدل سفر کرنے کے لیے راجکماری کا آرام کرنا بہت ضروری تھا۔ ماریا کو سونے کی کبھی ضرورت نہیں ہوتی تھی — مگر وہ کبھی کبھی یونہی شوقیہ سو جایا کرتی تھی — کمال کی بات یہ ہے کہ سوتے میں اُسے کسی شے کی خبر نہیں رہتی تھی — اور اُسے کوئی خواب بھی نہیں آتا تھا — آخری خواب ماریا نے چار ہزار سال پہلے وادی دجلہ فرات کے ایک مکان کی چھت پر سوتے ہوئے دیکھا تھا جس میں دیوی طلالہ کی بڑی بہن نے اُسے یہ خبر سنائی تھی کہ دیوتاؤں نے ناراض ہو کر اُسے غائب کر دیا ہے اور اب وہ تو سب کو دیکھ سکے گی مگر اُسے کوئی نہیں دیکھ سکے گا۔

راجکماری اتنی گہری نیند سو رہی تھی کہ اس کے ہلکے ہلکے خراٹوں کی آواز آنے لگی تھی — ماریا خوش ہو گئی — اس نے بھی ایک پتھر سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں —

خدا جانے کیا بات ہوئی کہ ماریا کی بھی آنکھ لگ گئی — حالانکہ وہ اس قسم کے حالات میں کبھی نہیں سوتی تھی، لیکن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قسمت میں جو ہونا لکھا تھا اُسے بھی تو ہو کر رہنا تھا —

ماریا گھاس پر راجکماری سے چار پانچ فٹ کے فاصلے پر دوسری طرف منہ کیے سو رہی تھی — وہ سوتی ہوئی کسی کو بھی نظر نہیں آ سکتی تھی، لیکن جہاں وہ سوئی ہوئی تھی وہاں سے خشک گھاس اور پتے دب گئے تھے — یہ کوئی اندھیرے میں غور سے دیکھتا ہی تو اُسے معلوم ہو سکتا تھا — دونوں عورتیں اپنی اپنی جگہ پر نیند کی دنیا میں گم ہو چکی تھیں —

رات خاموش اور سنسان تھی — جنگل کے درختوں اور جھاڑیوں نے اُسے اور زیادہ ڈراؤنا بنا دیا تھا — سوائے چشمے کے بہتے پانی کے وہاں اور کوئی آواز نہیں تھی —

پھر اچانک دُور درختوں میں کوئی جنگلی پرندہ پھڑپھڑایا جیسے وہاں درختوں کے نیچے سے کوئی چیتا یا شیر گزرا ہو — کیوں کہ شیر عام طور پر آدھی رات کو ہی اپنے شکار کی تلاش میں نکلتے ہیں —

جنگل میں بہت دُور کسی ہاتھی کے بولنے کی آواز سنائی دے گئی — اس کے بعد پھر گہرا سناٹا چھا گیا — چند لمحوں کے بعد ذرا قریب کے درختوں پر کوئی اُلّو بول کر چپ ہو گیا — فضا اور زیادہ ڈراؤنی ہو گئی —

ایسا محسوس ہوتا تھا کہ کوئی شے ان عورتوں کی طرف

بڑھتی چلی آ رہی ہے — یہ کیا شے تھی؟ اس کی کسی کو بھی خبر نہیں تھی —

یہ جنوبی ہند کے ایک پُراسرار خونخوار قبیلے کے دو ناگے تھے جو آدھی رات کو انسانوں کی بُو پا کر ادھر کو بڑھے چلے آ رہے تھے جو ناگا قبیلہ جنوبی ہند کے گھنے جنگلوں کا سب سے بدنام اور ظالم قبیلہ سمجھا جاتا تھا —

یہ لوگ نہ صرف یہ کہ انسان کا گوشت بڑے شوق سے کھاتے تھے، بلکہ انسان کا سر کاٹ کر اُسے سکیڑ کر بلی کے سر جتنا بنانے کا فن بھی جانتے تھے — انسانی سر کاٹ کر یہ پندرہ بیس دن اس پر کوئی ایسا عمل کرتے کہ کٹا ہوا انسانی سر کی کھوپڑی منہ ناک اور کان چھوٹے ہوتے ہوتے بلی کے سر جتنی ہو جاتی — پھر وہ انسانی سر کو اپنی جھونپڑیوں کے باہر لٹکاتے اور ان کا سردار اپنے گلے میں انسانی سکڑی ہوئی کھوپڑیوں کا ہار بھی شوق سے پہنتا تھا —

یہ دونوں ناگے جنگلی انسان کی تلاش میں ساحل سمندر کی طرف جا رہے تھے، جہاں کوئی نہ کوئی ماہی گیر انہیں مل جاتا تھا۔ یہ لوگ اُسے پکڑ کر لے جاتے تھے۔ پہلے اس کا سر کاٹتے اور پھر اس کا گوشت ابال کر کھا جاتے اور اس کے بعد اس کی کھوپڑی کو سُکیڑنا شروع کر دیتے — اچانک چلتے چلتے انہیں ہوا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں کسی انسان کی بُو محسوس ہوئی — جنگلوں میں ہی ساری زندگی بسر کرنے کی وجہ سے ان کے ناک بڑے تیز ہو گئے تھے اور یہ بڑی دُور سے انسان کی بُو سونگھ لیتے تھے —

انہوں نے کافی دُور سے ہی راجکماری اور ماریا کے جسم کی بُو سونگھ لی تھی اور وہ خونخوار درندوں کی طرح جھاڑیوں اور ندی نالوں پر سے ہوتے اس چشمے کی طرف بڑھ رہے تھے، جہاں راجکماری اور ماریا گہری نیند سو رہی تھیں — دونوں کے کانوں میں لوہے کی بالیاں تھیں — گلے میں لوہے کے چکّر تھے — سارا جسم ریچھ کی طرح بالوں سے بھرا ہوا تھا، رنگ کالا اور آنکھیں لال تھیں — ہاتھوں میں اُنہوں نے لمبے نیزے تھام رکھے تھے — کاندھے پر تیر کمان ٹنگے تھے — ان کے تیر زہر بھرے ہوتے تھے۔ اور نشانہ ایسا کہ اُڑتی چڑیا کو تیر مار کر گرا لیتے تھے —

جب انسانوں کی بُو زیادہ تیز ہو گئی تو دونوں ننگے جنگلی رینگ کر چلنے لگے — آخر وہ جھاڑیوں میں سے اُس جگہ نکل آئے جہاں چشمے کے پاس خشک پتوں پر انہوں نے ایک عورت کو لیٹے ہوئے دیکھا — اگرچہ وہاں اندھیرا تھا، مگر ان کی آنکھیں اُلّو کی طرح اندھیرے میں ہر چیز کو دیکھ لیتی تھیں —

سوئی ہوئی راجکماری کو دیکھ کر ان کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں — ہونٹ پھیل گئے اور لمبے لمبے زرد دانت باہر

نکل آتے — جب کوئی عورت مل جاتی تھی، تو ان کے ہاں بڑی خوشی کی جاتی تھی — عورت کا سر کاٹ کر یہ اپنے سردار کے حوالے کر دیتے تھے جو خود اُس کٹے ہوئے سر کی کھوپڑی کو سکیڑ کر چھوٹا کرتا تھا اور پھر اس سکڑی ہوئی انسانی کھوپڑی کو اپنے گلے میں ڈال کر خوش ہوتا تھا —

اب وہ آہستہ آہستہ سوئی ہوئی راجکماری کی طرف بڑھنے لگے۔ راجکماری ہلکے ہلکے نیند میں خراٹے لے رہی تھی — اس سے ذرا ہٹ کر ماریا سو رہی تھی مگر ماریا ان جنگلی ناگوں کو دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

وہ چیتے کی طرح اپنی تھوتھنیاں زمین کے ساتھ لگائے رینگتے ہوئے راجکماری کے سر کے اُوپر آ گئے — ایک ناگے نے اپنے ہاتھ میں کسی بوٹی کے رس کو اچھی طرح رگڑا اور پھر اپنا ہاتھ راجکماری کے منہ پر رکھ کر زور سے دبا دیا —

راجکماری ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھی، مگر چونکہ اس کا منہ بند کر دیا گیا تھا — اس لیے وہ کوئی آواز نہ نکال سکی — جونہی اس نے ناک کے ذریعے سانس لی، اس کے پھیپھڑوں میں ایک بڑی ہی تیز ناگوار بُو گھس گئی، جس کی وجہ سے اُسے زبردست چکر آ گیا — راجکماری آواز نکالے بغیر بے ہوش ہو گئی —

وحشی ناگے اسے گھسیٹ کر ایک طرف لے گئے — انہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کسی دوسرے انسان کی بُو ابھی تک آ رہی تھی — اشاروں ہی اشاروں میں ایک نانگے نے دوسرے سے پوچھا کہ یہ کس انسان کی بُو ہے؟ وہ انسان کہاں ہے؟

دوسرے نے اشاروں ہی اشاروں میں کہا کہ وہ یہاں تو کسی دوسرے انسان کو نہیں دیکھ رہا، مگر ان کے ناک جھوٹ نہیں کہہ رہے تھے — مادیا ان سے کوئی دس فٹ کے فاصلے پر گھاس پتوں پر سو رہی تھی لیکن وہ اُسے دیکھ نہیں سکتے تھے —

جب انہیں وہاں کوئی دوسرا انسان دکھائی نہ دیا تو وہ بے ہوش راجکماری کو کندھے پر ڈال کر جنگل میں گم ہوگئے۔

جنگل آگے جاکر اتنا گنجان ہوگیا تھا کہ آدمی اُس کے اندر بڑی مشکل سے چل سکتا تھا — سانپ اس جنگل میں جگہ جگہ تھے اور درختوں کے ساتھ لپٹے ہوتے تھے — مگر ان جنگلی نانگوں کو سانپ پکڑنے میں بڑی مہارت حاصل تھی — یہ سانپ کو لپک کر پکڑتے اور اس کی گردن کاٹ کر پھینک دیتے اور باقی جسم مولی کی طرح بڑے شوق سے کھا جاتے — سانپ بھی شاید اپنے دشمن کو پہچاننے لگے تھے — وہ بھی ان نانگوں کے جنگلی اور گندے بالوں بھرے جسموں سے اٹھنے والی تیز بو کو فوراً محسوس کر لیتے تھے اور جہاں سے یہ گزرتے، وہاں سے وہ بھاگ جاتے

تھے — دونوں نانگے گنجان جنگل کے گہرے اندھیرے میں یوں آسانی سے جھاڑیوں میں سے گزرتے چلے جا رہے تھے جیسے وہ کسی شہر کی گلیوں میں گزر رہے ہوں —

جنگل میں ایک جگہ پہاڑی ٹیلے کی سرنگ آگئی۔ دونوں اس سرنگ میں داخل ہوگئے — اس سرنگ میں گہرا اندھیرا تھا اور کونوں سے سانپوں کی سیٹیوں اور اژدہوں کی پھنکاروں کی آوازیں آ رہی تھیں، لیکن دونوں نانگے بے فکر ہو کر چلے جا رہے تھے — ہاں، تھوڑی تھوڑی دیر بعد وہ منہ سے سیٹی کی ایک عجیب سی آواز نکالتے — جس کے بعد اژدہوں اور سانپوں کی پھنکاریں بند ہو جاتی تھیں —

سرنگ آگے جا کر ایک اور جنگل میں نکل آئی۔ یہاں اچانک ایک بہت بڑا ریچھ ان کے سامنے آکر کھڑا ہوگیا۔ دونوں نانگے رُک گئے — انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا — ایک نانگے نے بے ہوش راجکماری کو زمین پر لٹا دیا — پھر دونوں تیر کمان لے کر زمین پر ایک گھٹنا رکھ کر نشانہ باندھنے لگے —

ریچھ زور سے غرایا اور ان کی طرف بڑھا — انھوں نے زہریلے تیر ریچھ کی طرف چلائے — دونوں تیر ریچھ کی گردن میں آکر کھُب گئے —

ریچھ کے خون میں زہر داخل ہوگیا — یہ زہر اس قدر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خوفناک اور تیز تھا کہ ریچھ منہ کے بل گر پڑا اور تڑپ تڑپ کر اسی وقت ٹھنڈا ہوگیا —

دونوں ناگے راجکماری کو اٹھا کر دوبارا جنگل میں روانہ ہوگئے۔ وہ ایک ٹیلے کی ڈھلان اُترنے لگے — نیچے دُور ایک جگہ درختوں کے جھنڈوں میں آگ کا الاؤ روشن تھا اور شعلوں کی روشنی میں وہاں کے درختوں کے تنے چمک رہے تھے — یہاں ان خونخوار وحشی ناگوں کا قبیلہ رہتا تھا — انہوں نے جاتے ہی الاؤ کے پاس کھڑے ہوکر منہ سے ایک خاص قسم کی آواز نکالی — ارد گرد کی تنگ چھوٹی چھوٹی جھونپڑیوں میں سے ناگے مرد اور عورتیں شور مچاتے باہر نکل آئے — انہوں نے راجکماری کو دیکھا تو خوشی سے ناچنے لگے —

سردار بھی اپنی جھونپڑی سے سر پر گینڈے کے سینگوں والا تاج پہنے باہر نکل آیا — سب ناگے خاموش ہوکر جھک گئے۔ سردار نے بے ہوش راجکماری کے منہ پر ایک خاص قسم کی دوائی چھڑکی — تھوڑی ہی دیر میں راجکماری کو ہوش آگیا —

اُس نے جو آگ کی روشنی میں اپنے ارد گرد وحشی جنگلیوں کو دیکھا تو خوف سے اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ سردار نے راجکماری کو بالوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور اس کی کھوپڑی پر ہاتھ پھیر کر اپنی زبان میں ناگوں سے بولا :

"یہ کھوپڑی نرم ہے — ایک ہفتے میں سکڑ جائے گی —"

راجکماری نے اپنے بال چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا :

"میں راجہ وشالہ کی بیٹی ہوں — مجھے چھوڑ دو —"

کوئی بھی ناگا جنگلی اس کی زبان نہیں سمجھتا تھا۔ انہوں نے راجکماری کی چیخ و پکار کی طرف کوئی دھیان نہ دیا اور سردار کے حکم پر اس کی کھوپڑی کے عین درمیان میں سے خنجر کی مدد سے بال کاٹ کر ایک چھوٹا سا دائرہ بنا دیا — راجکماری کا رنگ زرد ہوگیا اور خوف سے ٹانگیں کانپنے لگیں — خدا جانے یہ وحشی ناگے اس کی کھوپڑی میں سوراخ کرنے لگے تھے شاید — وہ اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کرنے اور چیخنے چلانے لگی۔ ایک ناگے نے راجکماری کے قریب آکر زور سے اُس کے منہ پر تھپڑ مار دیا — راجکماری کے منہ سے خون نکل آیا اور وہ ادھ موئی سی ہوکر خاموش ہوگئی — سردار نے کہا :

"اسے لے جاکر قید کر دو — کھوپڑی نرم ہے۔ ایک ہفتے میں سکڑ جائے گی — پہلے میں اس کے ساتھ شادی کروں گا۔ پھر اس کا سر کاٹ کر اپنے گلے میں ڈالوں گا — کل رات ہماری شادی ہوگی — پرسوں میں اس کی گردن خود کاٹوں گا اور سر نیزے پر رکھ کر آگ میں بھونوں گا —"

سارے ناگے نعرے لگا کر خوشی کا اظہار کرنے لگے۔ وہ

روتی ہوئی راجکماری کو اٹھا کر لے گئے اور ایک برگد کے گھنے درخت کے نیچے بنے ہوئے جھونپڑے میں لے جا کر قید کر دیا۔ چار نانگے نیزے لے کر جھونپڑے کے اردگرد گھوم پھر کر پہرہ دینے لگے۔

راجکماری جھونپڑے میں جاتے ہی سسکیاں بھر کر رونے لگی۔ اُسے ماریا اور اپنے ماں باپ کی یاد آگئی اور وہ غم سے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی لیکن وہاں اس کے آنسوؤں پر ترس کھانے والا کوئی بھی نہیں تھا۔

تھک ہار کر وہ گھاس پر نیم بے ہوش ہو کر پڑ گئی۔

اُدھر اچانک ماریا کی آنکھ کھلی تو یہ دیکھ کر پریشان سی ہوئی کہ راجکماری وہاں سے غائب ہے۔ پہلے وہ سمجھی کہ شاید چشمے پر پانی وغیرہ پینے گئی ہوگی۔ اُٹھ کر اس نے چشمے پر بھی دیکھا۔ وہاں بھی وہ نہیں تھی۔ ماریا نے اردگرد سارے جنگل میں راجکماری کو تلاش کیا۔ اُسے آوازیں بھی دیں مگر سوائے اُلّو کی آواز کے کسی نے جواب نہ دیا۔ الو بھی ماریا کو شاید یہی بتانے کی کوشش کر رہا تھا کہ نانگے وحشی راجکماری کو پکڑ کر لے گئے ہیں، لیکن ماریا اُلّو کی زبان نہیں سمجھتی تھی۔ ناگ ان کی بولی سمجھ لیتا تھا۔

لیکن ناگ تو ماریا سے ہزاروں میل دُور پُرتگالی جہاز میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سوار ہو کر پرتگال کی طرف سمندر میں سفر کر رہا تھا۔

عنبر بے چارہ ابھی تک سمندر کے بیچ میں پہاڑ کی چوٹی والے پُراسرار نقاب پوش جادوگروں کے محل کے تہہ خانے کے کنوئیں میں پڑا باہر نکلنے کی تدبیریں سوچ رہا تھا اور عمارہ کا بے ہوش جسم اُسی تہہ خانے کے کونے میں رکھے تابوت میں بند تھا۔

ناگ اور عنبر کی خبر ہم بعد میں لیں گے، پہلے ذرا یہ معلوم کریں کہ ماریا پر کیا گزر رہی ہے۔

ماریا بہت پریشان تھی۔ راجکماری کا اچانک گم ہو جانا اُس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ کہیں اُسے کوئی درندہ نہ اُٹھا کر لے گیا ہو؟ لیکن اگر درندہ اُٹھا کر لے جاتا تو راجکماری ضرور چیخ مارتی اور ماریا جاگ پڑتی۔ یہ اتنی خاموشی اور پُراسرار طریقے سے اُسے کون اغوا کر کے لے جا سکتا تھا؟

جنگل میں اندھیرا کم ہونے لگا، کیونکہ درختوں کے اوپر چاند نکل آیا تھا جس کی روشنی شاخوں کے پتوں سے چھن چھن کر زمین پر پڑ رہی تھی۔ اس روشنی میں ماریا نے دیکھا کہ جن پتوں پر راجکماری لیٹی ہوئی تھی، وہ اِدھر اُدھر بکھرے ہوئے ہیں اور کہیں کہیں سے کچلے گئے ہیں۔

ماریا ایک ذہین لڑکی تھی۔ اُس کی نظروں سے ایسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

واقعات گزر چکے تھے — وہ سمجھ گئی کہ یہاں کے جنگلی لوگ رات کو آ کر سوئی ہوئی راجکماری کو اُٹھا کر لے گئے ہیں اور انھوں نے ضرور راجکماری کو کسی جنگلی بُوٹی کی دوائی سُنگھا کر پہلے بے ہوش کر دیا ہو گا — جنگل میں ایسی ہزاروں بوٹیاں مل جاتی تھیں۔ جس کے عرق کو سُونگھ کر انسان بے ہوش ہو جاتا تھا۔ اور جنگل کے وحشی لوگ ایسی جڑی بوٹیوں سے اچھی طرح واقف تھے۔ ماریا نے گھاس پر جنگلی آدمیوں کے پاؤں کے نشان بھی دیکھ لیے۔ وہ ان نشانوں کے تعاقب میں جنگل میں روانہ ہو گئی۔

ظالم شلانگو

جنگل ویران اور دہشت بھرا تھا — درختوں سے چاندنی چھن کر آ رہی تھی — ماریا اپنے اندازے سے آگے بڑھ رہی تھی — کیوں کہ گھاس پر جنگلیوں کے پیروں کے نشان اب کہیں نظر نہیں آتے تھے — ماریا اگرچہ نظر نہیں آ رہی تھی مگر اس کے وجود کو جنگلی جانور اور پرندے اور کیڑے مکوڑے بڑی شدت سے محسوس کر رہے تھے —

ایک درخت کے نیچے سے ماریا گزری تو جنگلی بلی چیخ مار کر بھاگ گئی — جانور اور درندے، بھوت پریت اور نظر نہ آنے والی بدروحوں سے بڑا گھبراتے ہیں اور ان پر اکثر لرزہ طاری ہو جاتا ہے، صرف شیر نہیں گھبراتا اور بھوت، بدروح اور چڑیل کی پروا نہیں کرتا — بلی چیخ مار کر بھاگی تو درخت پر بیٹھے پرندے بھی ماریا کے وجود کو محسوس کر کے سہم کر سمٹ گئے — سانپ اور اژدہے ان باتوں سے بے نیاز تھے — وہ اسی طرح

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

درختوں کی شاخوں سے لپٹے پھنکار رہے تھے — انہیں ماریا کے وجود کا احساس تک نہیں ہو رہا تھا —

ماریا جنگل میں چلتی چلی گئی — کافی آگے جا کر ایک بہت بڑا اژدہا اس کے راستے کے بیچ میں بیٹھا تھا — ماریا اس کے قریب سے ہو کر گزرنے لگی تو خدا جانے اژدہا نے کیسے محسوس کر لیا کہ کوئی انسان اس کے پاس سے گزر رہا ہے — اژدہے نے زور سے پھنکار ماری اور اس کے منہ سے آگ کے شرارے نکلنے لگے —

ماریا نے اژدہا کو کچھ نہ کہا اور اپنے سفر پر روانہ رہی۔ آگے جا کر ایک ٹیلا آگیا، جس کے نیچے ایک سرنگ کا چھوٹا سا منہ کھلا تھا، ماریا وہاں کھڑی ہو کر سوچنے لگی کہ سرنگ کے اندر جائے یا دوسری طرف سے ہو کر ٹیلے کے آگے نکل جائے۔ اس کے دماغ نے بڑا ٹھیک فیصلہ کیا اور ماریا سرنگ کے اندر داخل ہو گئی —

انسان کی نیت نیک ہو اور دل میں دوسرے انسانوں سے بھلائی کرنے کا خیال ہو تو اللہ تعالیٰ دل میں نیک اور صحیح خیال ڈال کر رہنمائی کرتا ہے —

ایسا ہی ماریا کے ساتھ ہوا تھا، کیونکہ اس کا بھی دل صاف تھا اور نیت نیک تھی، وہ بغیر کسی غرض کے راجکماری کی مدد

کر رہی تھی اگر کوئی خیال تھا تو صرف انسانی ہمدردی اور ماں باپ کے پیار کا تھا کہ اس طرح سے ایک بچھڑی ہوئی بیٹی اپنے غمزدہ ماں باپ کو مل جائے گی۔

سرنگ میں اندھیرا تھا لیکن ماریا ایسے کئی اندھیرے سرنگوں سے گزر چکی تھی — یہ سرنگ اس کے لیے کوئی نئی نہیں تھی — وہ آگے بڑھتی چلی گئی —

اندھیرے میں کافی دیر چلنے کے بعد ماریا نے دور سرنگ میں روشنی کا دھندلا سا دھبہ دیکھا جو بڑا ہوتا چلا گیا۔ یہاں سرنگ ختم ہو جاتی تھی اور جنگل شروع ہوتا تھا — اس سے آگے ٹیلے کے پار وحشی ناگوں کی بستی تھی اور راجکماری بھی وہیں قیدی تھی —

یہاں پہنچتے پہنچتے پو پھٹنے لگی اور آسمان پر نیلی نیلی روشنی پھیل گئی — ماریا کو ابھی تک کوئی جنگلی بستی نظر نہیں آئی تھی — وہ کچھ نا امید سی ہو گئی تھی کہ شاید وہ غلط طرف نکل آئی ہے اور اُسے جنگل میں دوسری طرف جانا چاہیے تھا۔

یہ وہی جگہ تھی جہاں کالے جنگلی ریچھ نے ننگے وحشیوں پر حملہ کیا تھا اور ریچھ اُن کے تیر کھا کر مر گیا تھا۔ اس جگہ ریچھ کی لاش پڑی تھی، جس پر لاکھوں چیونٹیاں رینگ رہی تھیں۔ ماریا ریچھ سے ہٹ کر آگے گزر گئی — یہاں اُس سے غلطی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوگئی — بجائے اس کے کہ وہ سامنے والے درختوں سے ہو کر ٹیلے کی طرف جاتی — وہ مرے ہوئے ریچھ کی لاش کے پہلو سے ہو کر دوسری طرف نکل گئی، جدھر اُسے پانی کے چشمے کی ہلکی ہلکی آواز آ رہی تھی — اس کا خیال تھا کہ جہاں چشمہ ہوگا وہاں جنگلی لوگوں کی آبادی ضرور ہوگی —

اس طرف چھوٹی چھوٹی چٹانیں کھڑی تھیں جن کی دیواروں پر گہری سبز اور سیاہ کائی جمی ہوئی تھی — صبح کی ہلکی روشنی نے جنگل کے اندھیرے کو دُور کر دیا تھا — جنگل کی ہر چیز نظر آنے لگی تھی — ماریا ایک چشمے پر آ کر رُک گئی — جسے وہ چشمہ سمجھ رہی تھی وہ ایک چٹان کی دراڑ تھی، جس کے اندر سے پانی کے قطرے نیچے چھوٹے سے تالاب میں ٹپک رہے تھے۔ اس تالاب میں بے شمار کالی اور نسواری جونکیں تیر رہی تھیں — یہ جونکیں انسان کے جسم سے چمٹ جائیں تو جب تک سارا خون نہ پی لیں، نیچے نہیں گرتی تھیں — ماریا نے ایک جھرجھری سی لی اور پتھر پر بیٹھ کر سوچنے لگی کہ کہیں وہ غلط سمت کو تو نہیں نکل آئی —

اتنے میں اسے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی جھاڑیوں میں سے گزر کر اس چٹان کی طرف چلا آ رہا ہے جس کے پاس وہ بیٹھی ہوئی تھی — اُس نے جھاڑیوں کی طرف دیکھا۔ ایک

جگہ سے جھاڑیاں ہل رہی تھیں۔ کوئی ادھر کو ہی آ رہا تھا۔ ماریا کو تو کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس لیے کوئی پریشانی نہیں تھی کہ وہ بھاگ کر چھپ جاتی — وہ اسی جگہ بیٹھی رہی۔

اتنے میں جھاڑیوں میں سے ایک نانگا وحشی باہر نکلا۔ ماریا نے اُسے دیکھا کہ اس کے سارے بدن پر سیاہ بال تھے — کمر کے گرد صرف ایک پتوں بھری ٹہنی لپٹی تھی — سر پر بالوں کا گنجان گچھا سا پڑا تھا اور ہاتھ میں نیزہ تھا — اس جنگل میں اتنی دُور آنے کے بعد پہلی بار یہاں کوئی جنگلی نظر آیا تھا۔ اب اُس کی ہمّت بندھی کہ راجکماری کا پتا چل جائے گا۔ وہ اس جنگلی کا پیچھا کرے گی — راجکماری ضرور ان جنگلیوں کی قید میں ہوگی — ماریا غور سے وحشی نانگے کو تکنے لگی —

وحشی نانگا چٹان والے پانی کے تالاب کی طرف آ رہا تھا۔ شاید وہ پانی پینے آیا تھا — اتنے میں اچانک جنگل میں شیر کی دھاڑ گونجی — نانگا جہاں تھا وہیں کھڑے کا کھڑا رہ گیا — ماریا بھی چوکنی ہوگئی — شیر تالاب پر پانی پینے آ رہا تھا — نانگے نے پیچھے ہٹ کر ایک درخت کی آڑ لی اور نیزے پر ہاتھ کی گرفت مضبوط کر لی —

اتنے میں ایک دھاری دھار شیر درختوں میں سے نکلا، اور تالاب پر آ کر رُک گیا — فضا میں شیر نے بھی دو انسانوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی بُو سُونگھ لی تھی اور خطرہ محسوس کر لیا تھا — ناگے وحشی نے یہاں ایک زبردست حماقت کی کہ نیزہ لے کر درخت کی آڑ سے باہر نکل آیا اور شیر کو للکار دیا — یہ اس کی بہادری بھی تھی، مگر ایسی بہادری تھی جس میں عقل شامل نہیں ہوتی اور ایسی بہادری کا انجام موت کی صورت میں ہوا کرتا ہے —

شیر نے جو اپنے پیچھے ایک انسان کی للکار سُنی تو پلٹ کر دیکھا — ایک ناگا نیزہ تانے اس کی طرف بڑھ رہا تھا —

شیر کی دُم غصے سے تن گئی — ایک جنگلی کی یہ جرأت شیر کو پسند نہ آئی تھی۔ وہ دھاڑا اور سمٹ کر اس نے جو چھلانگ لگائی تو سیدھا جنگلی ناگے کے اوپر جا گرا — شیر نے ناگے کا منہ گردن تک اپنے جبڑوں میں دبوچ لیا تھا اور اس کی کھوپڑی کو دانتوں سے کچل رہا تھا — مگر ناگے کا نیزہ بھی اپنا کام کر چکا تھا — نیزہ شیر کے پیٹ میں گھُس کر دوسری طرف سے آر پار ہو گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دونوں نے دم توڑ دیا —

ماریا اس خونی کھیل کو اپنی آنکھوں سے دیکھتی رہی — اس قسم کا بہادرانہ کھیل اُسے بہت پسند تھا — اُس نے افریقہ کے جنگل میں خود تین شیر ہلاک کر ڈالے تھے — وہ اُٹھی اور اُس

طرف روانہ ہو گئی — جدھر سے ناگا وحشی چل کر آیا تھا — اُس کا خیال تھا کہ جنگلیوں کے جھونپڑے اسی طرف ہوں گے، لیکن یہ بھی اس کی بھول تھی — جنگل کے جس راستے پر وہ چلی جا رہی تھی، وہ ایک بڑے ہی چالاک جادوگر کے غار کی طرف جاتا تھا —

اس جادوگر کا نام شلانگو تھا — وہ جادو کے زور سے آدمی کو پتھر کر دیتا تھا — اور بدروحوں اور بھُوتوں چڑیلوں کو آتے جاتے دیکھ لیتا تھا — اس وقت شلانگو جادوگر اپنی غار کے باہر آگ جلائے اس پر کڑاہی رکھے بلیّوں کتّوں کے پنجے اور سانپوں کے سر اُبال کر کوئی جادو کی خاص دوا تیار کر رہا تھا۔

ماریا جنگل میں چلتے چلتے جب اس غار کے پاس پہنچی تو اس نے دیکھا کہ ایک کالا کلوٹا بن مانس قسم کا بدصورت آدمی جو کہ ہڈیوں کا ڈھانچہ تھا، سر پر مرغ کے پروں کا تاج رکھے گلے میں ہڈیوں کی مالا ڈالے آگ کے پاس بیٹھا کڑاہی میں لکڑی ہلا رہا تھا —

ماریا نے سوچا کہ ہو سکتا ہے، اسی آدمی نے راجکماری کو غار میں چھپا رکھا ہو —

ماریا اس آدمی کے غار کی طرف بڑھی — وہ صرف اتنا چاہتی تھی کہ اس بدصورت آدمی کے پیچھے سے ہو کر غار کے اندر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جائے اور راجکماری کو وہ وہاں ہو تو ساتھ لے کر باہر آ جائے — اگر یہ کالا جنگلی اسے پکڑنے کی کوشش کرے تو اُس کا کام تمام کر دے —

ماریا درختوں کے پیچھے سے نکل کر غار کے سامنے آئی تو شلاگو جادوگر نے اُسے دیکھ لیا — کئی سو سال کے بعد ماریا کی غیبی زندگی میں دوسرا موقع آیا تھا کہ کسی جادوگر نے اُسے دیکھ لیا تھا —

شلاگو جادوگر کو فوراً ہی پتا چل گیا کہ یہ کوئی غیبی روح ہے اور سوائے اُس کے اور کسی کو دکھائی نہیں دے رہی — اس نے بھی اپنے جادو کے زور سے اُسے دیکھا تھا —

شلاگو نے اب ایک چال چلی — وہ چپکے سے اس طرح اپنے دھیان میں کڑاہی کے آگے آگ کے پاس بیٹھا رہا جیسے اس نے ماریا کو دیکھا ہی نہیں — ماریا بڑے مزے اور بے فکری سے شلاگو کے پاس سے گزر کر غار کے اندر چلی گئی۔ غار کے اندر جادوگری کے بارے میں سامان پڑا تھا — اُلّو کا سر، انسانی کھوپڑیاں، کوّے کی چونچ، شیر کے پنجے اور ریچھ کے ناخن اور ہڈیوں کی مالائیں — وہ سمجھ گئی کہ یہ شخص کوئی جنگلی جادوگر ہے اور اپنے جھوٹ موٹ کے جادو سے جنگلی لوگوں پر اثر ڈال کر ان سے کھانے پینے کی چیزیں اینٹھ

راجکماری غار کے اندر نہیں تھی — ماریا باہر آ گئی۔ شلاگو آگ کے پاس اکڑوں بیٹھا کانی آنکھوں سے ماریا کو دیکھ رہا تھا — ماریا کچھ دیر غار کے باہر کھڑی جنگل کی طرف دیکھتی رہی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اب وہ کدھر کی طرف جائے اور راجکماری کو تلاش کرے —

دن ڈھل رہا تھا اور شام سر پر آ رہی تھی۔ اُسے معلوم تھا کہ رات آ گئی تو پھر اتنے گھنے اور گنجان جنگل میں راجکماری کی تلاش مشکل ہو جائے گی — شلاگو جادوگر نے تھیلے میں سے کچھ ہڈیوں کے ٹکڑے نکال کر اپنے سامنے زمین پر پھینکے جیسے وہ کوئی فال نکال رہا ہو —

ہڈیوں کے زمین پر گرنے کی آواز سُن کر ماریا جادوگر کے قریب آ گئی — اس وقت جادوگر زمین پر گری ہوئی ہڈیوں کو تک رہا تھا — پھر اُس نے دو ہڈیاں اُٹھا لیں — تھوڑی دیر بعد چار ہڈیاں اور اُٹھا لیں — ماریا کو شرارت سُوجھی۔ اُس نے ہاتھ آگے بڑھا کر زمین پر سے باقی ہڈیاں اُٹھا لیں۔ ہڈیاں اس کے ہاتھ میں جاتے ہی غائب ہو گئیں — وہ مسکرا رہی تھی۔ شلاگو جادوگر ماریا کو اپنے قریب بیٹھے صاف دیکھ رہا تھا — مگر وہ اس طرح سے مگن تھا، جیسے وہ ماریا کو نہیں دیکھ رہا —

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا بھی خوش تھی کہ اُس نے جادوگر کو پریشان کیا ہے —

ماریا نے چاروں ہڈیاں دوبارہ زمین پر گرا دیں - شلانگو جادوگر انہیں اٹھانے لگا تو ماریا نے جھٹ ہاتھ بڑھا کر ہڈیوں کو غائب کر دیا — اس کا خیال تھا کہ جادوگر حیرت سے دنگ رہ جائے گا' مگر اس پر جیسے کوئی اثر نہ ہوا۔ ماریا کو تعجب ہوا کہ اس شخص پر ہڈیوں کے اچانک غائب ہو جانے کا اثر کیوں نہیں ہوا —

ماریا ہڈیاں ہاتھ میں تھامے یہ سوچ ہی رہی تھی کہ شلانگو جادوگر نے اس کی طرف یوں دیکھا جیسے وہ ماریا کو دیکھ رہا ہو — ماریا گھبرا گئی —

جادوگر نے کہا :

"میری ہڈیاں واپس کر دو۔"

اب تو ماریا کے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی- کتنے ہی سالوں کے بعد یہ موقع آیا تھا کہ کسی نے ماریا کو دیکھ لیا تھا- اس نے جھٹ ہڈیاں جادوگر کے آگے پھینک دیں اور حیرانی سے پوچھا :

"کیا — کیا تم مجھے دیکھ رہے ہو؟"

"کیوں نہیں، تم ایک نوجوان سانولی لڑکی ہو- تمہارے بال تمہارے شانوں پر کھلے ہیں اور تمہارے کپڑے آج سے

پچاس برس پہلے کے زمانے کے ہیں — تمہارا نام کیا ہے ؟"

اب تو ماریا پریشان ہو گئی — اُسے ایک دم سے خیال آیا کہ کہیں اس پر جادو کا اثر ختم تو نہیں ہو گیا! کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ اب ہر کوئی اُسے دیکھ سکے گا؟ اس نے جادوگر سے کہا :

"تم نے مجھے کیسے دیکھ لیا؟ میرا نام ماریا ہے۔"

شلانگو جادوگر نے کہا :

"میں اس علاقے کا سب سے بڑا جادوگر ہوں — میرے پاس جادو کی اتنی طاقت ہے کہ میں جن بھوت بدروح اور چڑیلوں کو دیکھ سکتا ہوں —"

ماریا شلانگو جادوگر سے ذرا دور ہٹ گئی — اب وہ وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی — کیونکہ نظر آنے کے بعد وہ ایک عام کمزور لڑکی بن گئی تھی اور اُسے جادوگر نقصان پہنچا سکتا تھا —

جادوگر نے ماریا کو کھسکتے دیکھا تو اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور بولا :

"ماریا، تم یہاں سے بھاگ نہیں سکتیں — میرے جادو نے تمہارے سب راستے بند کر دیے ہیں — تمہارے اندر اب پہلے والی طاقت نہیں رہی — تم ایک عام کمزور لڑکی بن چکی

ہو۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ جس طرح میں کہتا ہوں ویسے ہی کرو۔"

ماریا نے اپنے اردگرد نگاہ ڈالی تو اسے ایسا لگا جیسے اس کے چاروں طرف درختوں کو آگ لگی ہوئی ہے اور وہ اس آگ میں سے باہر نہیں نکل سکتی — وہ اپنے آپ کو پہلی بار بے بس محسوس کرنے لگی —

جادوگر نے کہا:

"میرے ساتھ اس غار کے اندر چلو۔"

ماریا نے ڈرتے ڈرتے پوچھا:

"تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟"

تشلانگو جادوگر بڑی مکاری سے ہنسا — اس کے بینگے ٹیڑھے زرد دانت آگ کی روشنی میں چمکنے لگے —

"یہ ایک راز ہے اور یہ راز میں تمہیں غار کے اندر جا کر بتادوں گا — ایک بات یاد رکھو، تم یہاں سے اب بھاگ نہیں سکتیں — اگر تم نے بھاگنے کی کوشش کی تو وہ آگ جو تمہیں جنگل کے درختوں پر رقص کرتی نظر آ رہی ہے وہ تمہیں جلا کر بھسم کر دے گی — یہ میرے جادو کی آگ ہے اور اس کا وار کبھی خالی نہیں گیا — بولو اب تم کیا کہتی ہو؟"

ماریا نے ہتھیار پھینک دیے — وہ جادوگر کے پنجے میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بُری طرح پھنس چکی تھی — اُسے جنگل کی طرف سے آگ کے شعلے اپنی طرف بڑھتے دکھائی دیے — اُس نے جھٹ کہا:

"تم جیسا کہو گے میں ویسے ہی کروں گی — میں تمہارے غار میں جا رہی ہوں۔"

اور ماریا سر جھکائے ایک بے بس قیدی کی طرح غار کے اندر چلی گئی — غار میں جہاں جادوگری کا سامان اور انسانی کھوپڑیاں پڑی تھیں وہاں ایک دیا جل رہا تھا۔ اُس کی روشنی بھیانک اور ڈراؤنی تھی — کھوپڑیوں کے سائے سامنے دیوار پر پڑ رہے تھے — اس کے پیچھے پیچھے جادوگر بھی غار کے اندر آگیا — اس نے آتے ہی پتھر کے چبوترے پر سے ایک کھوپڑی اُٹھا کر اُس کے اندر بیٹھے ہوئے مکڑے کو باہر نکالا اور اسے ہوا میں ماریا کے آگے اچھال دیا —

مکڑے نے بجلی ایسی تیزی کے ساتھ فرش سے لے کر چھت تک ماریا کے آگے ایک جال بُن ڈالا — جادوگر نے مکڑے کو پکڑ کر واپس کھوپڑی میں ڈالا اور ماریا کی طرف دیکھ کر کہنے لگا:

"اسے تم مکڑے کا کمزور جال مت سمجھنا۔ یہ اتنا مضبوط ہے کہ تم اگر ساری رات سارا دن اس پر تلوار کا وار کرتے رہو تو یہاں سے نکل کر باہر نہیں جا سکتیں — یہ جال لوہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے تاروں سے بھی مضبوط تار ہے۔"

ماریا نے تار کو ہاتھ لگایا تو اسے یوں لگا جیسے اس نے فولاد کے موٹے تاروں پر ہاتھ رکھ دیا ہو — جال اپنی جگہ پر فولاد کا جنگلہ بن کر اس کے سامنے آن گرا تھا اور وہ اس کے اندر قید ہو کر رہ گئی تھی —

ماریا پہلے مکا مار کر ہاتھی کی گردن توڑ دیا کرتی تھی، لیکن اس کے جسم میں وہ طاقت نہ رہی تھی — وہ اپنے آپ کو بہت کمزور محسوس کر رہی تھی — اس نے زچ ہو کر جادوگر سے کہا :

"آخر تم نے مجھے یہاں کس لیے قید کر لیا ہے۔ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟"

شلانگو جادوگر نے کہا :

"ابھی بتاتا ہوں۔"

پھر وہ انسانی کھوپڑی کو اٹھا کر اس پر آنکھیں بند کر کے کوئی جادو کے منتر پڑھتا رہا — منتر پڑھ کر کھوپڑی پر پھونک ماری تو وہ کھوپڑی ہڈیوں کا پورا ڈھانچہ بن گئی — اس ڈھانچے کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی اور وہ فولادی جال کے آگے کھڑا ہو کر پہرہ دینے لگا —

جادوگر نے ڈھانچے کو حکم دیا :

"اس عورت کی پہرے داری کرنا — اگر اس نے کسی طریقے سے بھاگنے کی کوشش کی تو اس کی گردن ایک منٹ کے اندر اندر اتار کر رکھ دینا۔"

ہڈیوں کے ڈھانچے نے ہوا میں زور سے تلوار لہرا کر اپنے سر کی کھوپڑی ہلائی اور اس کے منہ کے سوراخ میں سے آواز آئی —

"میں اس کی گردن کاٹ دوں گا۔"

اور ہڈیوں کا ڈھانچہ کھڑکھڑانے لگا — ماریا ڈر گئی — اتنی مدت بعد اسے کسی شے سے ڈر محسوس ہوا تھا — وہ سچ مچ بہت کمزور ہو گئی تھی — جادوگر شلانگو نے ماریا کے پیر میں لوہے کی ایک زنجیر ڈال دی اور زنجیر کو پتھر میں جکڑ دیا —

"آخر تم مجھے کس لیے قید کر رہے ہو؟" ماریا نے تنگ آ کر پوچھا۔

"اس لیے کہ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔" شلانگو مکاری سے ہنسا —

ماریا سر پکڑ کر پتھروں پر بیٹھ گئی — خدا نے ضرور اس کے کسی بڑے بول کی سزا دی تھی — اس نے دل ہی دل میں خداوند کریم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی اور دعا کی کہ وہ اسے اس کی طاقت واپس کر دے — مگر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے ساتھ جو لکھا تھا وہ ہو کر رہتا تھا —
شلانگو نے کہا :
"ماریا! میں جادوگروں کے بادشاہ افراسیاب بادشاہ کا ایک طلسم کر رہا ہوں — اس طلسم کو کامیابی کے بعد میں سارے افریقہ کے جن بھوتوں اور چڑیلوں کا بادشاہ بن جاؤں گا لیکن اس طلسم کی ایک شرط تھی جو مجھ سے پوری نہیں ہو رہی تھی اور میرا طلسم کئی دنوں سے ادھورا پڑا تھا۔ وہ شرط یہ تھی کہ کسی ایسی عورت کا سر کاٹ کر میں اس کا خون کالی بلی کو پورے چاند کی رات کو پلاؤں جو عورت کسی کو دکھائی نہ دیتی ہو۔ میں ایک عرصے سے ایسی عورت کی تلاش میں تھا — خدا کا شکر ہے کہ تم اپنے آپ میرے غار میں آگئیں — اب میں تمہیں ہرگز ہرگز نہیں چھوڑوں گا — دو روز بعد پورے چاند کی رات ہوگی اور میں رات کو تمہاری گردن کاٹ کر تمہارا خون کالی بلی کو پلاؤں گا اور پھر سارے افریقہ کے جن بھوت اور چڑیلیں میرے قبضہ میں آجائیں گی۔ ہا ہا ہا ہا!"

جادوگر مکروہ انداز میں قہقہہ لگا کر ہنس پڑا — ماریا اس کی باتیں سن کر سمجھ گئی کہ یہ شخص اسے زندہ نہیں چھوڑے گا اب دنیا کی کوئی طاقت اسے اس ظالم شیطان کے پنجے سے نہیں چھڑا سکتی — اسے راجکماری کا خیال آگیا کہ جانے وہ کس

حال میں ہوگی — اس نے جادوگر سے کہا :
"میں تمہارے قبضے میں آگئی ہوں۔ اب بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتی، لیکن کیا تم میری سہیلی راجکماری کے بارے میں بتا سکتے ہو کہ وہ کہاں ہے ؟"

شلانگو جادوگر نے ہڈیاں پھینک کر زمین پر دو لکیریں کھینچیں اور اپنی لال لال آنکھیں اٹھا کر بولا :
"راجکماری اس وقت اس جنگل کے سب سے خوفناک قبیلے ناگا کے قبضے میں ہے اور وہ لوگ آج رات کے آخری حصے میں اس کا سر کاٹ کر اس کی کھوپڑی سیکڑنے کا فیصلہ کر چکے ہیں —"

ماریا کانپ گئی — یا خدا، وہ دونوں کس مصیبت میں پھنس گئی تھیں — اس سے تو بہتر تھا کہ وہ اس ہندوستان کے ساحل پر کبھی نہ آتیں — یہاں آتے ہی دونوں کی جان خطرے میں پڑ گئی ہے، بلکہ اب تو یہ کہنا چاہیے کہ زندگی کے چراغ کی لو ٹمٹا رہی ہے — ان کی زندگی کوئی دم کی محتاج ہے —
شلانگو جادوگر سے ماریا نے کہا :
"کیا تم میری سہیلی کی جان بچا سکتے ہو؟"
جادوگر نے دانت نکال کر کہا :
"تمہارا دماغ خراب ہوگیا ہے کیا — میں اپنے دوست ناگا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قبیلے کے سردار کے خلاف کیسے کوئی کام کر سکتا ہوں، بلکہ میں تو تمہاری سہیلی کی ہڈیاں حاصل کر کے اس کا ہار بنا کر گلے میں ڈالوں گا۔ کیونکہ جوان لڑکی کی ہڈیاں ہمارے طلسم کو زیادہ طاقت ور بناتی ہیں۔"

ماریا خاموش ہوگئی — اس شیطان سے انسانی ہمدردی کی امید رکھنا فضول بات تھی — اس نے عنبر اور ناگ کو یاد کیا۔ خدا جانے وہ کہاں چلے گئے ہیں — کاش، انہیں خبر ہوجائے۔ کہ اُن کی بہن ماریا کس مصیبت میں پھنس گئی ہے اور صرف دو دن کی مہمان ہے — پورے چاند کی رات کو اس کا سر کاٹ دیا جائے گا اور اس کے جسم سے بہتے خون کو کالی بلی چاٹ رہی ہوگی —

رات ڈھل رہی تھی، مگر رات کی خاموشی اور اندھیرا جنگل میں اُسی طرح چھایا ہوا تھا — راجکماری جھونپڑی میں قید تھی — وہ جاگ رہی تھی — اُس کی جھونپڑی کے باہر چار ننگے جنگلی چل پھر کر پہرہ دے رہے تھے — راجکماری کی موت اس کے سامنے کھڑی تھی — آخر وہ راجہ کی بیٹی تھی — اس کا شاہی خون کھول اُٹھا اور اُس نے زندگی بچانے کے لیے آخری داؤ لگانے کا فیصلہ کر لیا — مرنا تو اُسے تھا ہی — تو پھر کیوں نہ ایک بار فرار ہونے کی بھرپور کوشش کی جائے —

راجکماری نے جھونپڑی کے بانسوں میں سے باہر دیکھا۔ ایک جنگلی عورت راجکماری کے لیے کوئی شے تھال میں رکھے اس کی جھونپڑی کی طرف بڑھ رہی تھی —

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا پھنس گئی

جنگلی عورت راجکماری کی جھونپڑی میں داخل ہوئی —

اُسے کسی نے نہ روکا — راجکماری کی آج گردن اُتاری جانے والی تھی اور یہ جنگلی عورت سردار کی طرف سے ایک رسم پوری کرنے آئی تھی جو بہت ضروری تھی — اس رسم میں ہلاک ہونے والی کنواری لڑکی کے گلے میں قتل ہونے والی رات کے پچھلے پہر سرخ گلاب کے پھولوں کی مالا پہنائی جاتی تھی — آج راجکماری کے قتل کی رات تھی — آج صبح صبح اُسے ہلاک کر دیا جانا تھا —

چنانچہ سردار نے رات کے پچھلے پہر کے اندھیرے میں ایک جنگلی عورت کو گلاب کی مالا دے کر راجکماری کے پاس بھیجا تاکہ آخری رسم پوری کی جائے —

جنگلی عورت کو دیکھتے ہی راجکماری کے دماغ میں ایک خیال بجلی کی طرح چمکا اور اُس نے اس خیال کو پورا کرنے کا اسی

وقت فیصلہ کر لیا — معلوم ہوا کہ جنگلی عورت گونگی ہے اور صرف غوں غاں غوں میں ہی بات کرتی ہے — جھونپڑی میں اُس وقت سوائے راجکماری اور اس جنگلی عورت کے اور کوئی نہیں تھا —

جنگلی عورت نے تھال میں سے گلاب کے پھولوں کا ہار اٹھایا اور آگے بڑھ کر راجکماری کے گلے میں ڈال دیا اور پھر غوں غاں غوں کر کے ہنسنے اور خوش ہونے لگی — پھر اس نے ہاتھ سے اپنی گردن پر ایسا اشارہ کیا، جیسے چھری پھیر رہی ہو۔ گویا راجکماری سے کہہ رہی تھی کہ صبح اس کی گردن کاٹ دی جائے گی اور کھوپڑی آگ میں ڈال کر چھوٹی کر دی جائے گی — اور پھر خود ہی ہنس پڑی؛ گویا راجکماری کی ہونے والی موت پر خوش ہو رہی تھی۔

راجکماری کے جسم میں خدا جانے یہ پھرتی یہ جرأت اور یہ طاقت کہاں سے آگئی تھی — شاید اس لیے بھی کہ جب چراغ بجھنے والا ہوتا ہے تو بڑی زور سے بھڑکتا ہے — راجکماری نے جنگلی عورت کو اشارے سے قریب بلایا — جب وہ قریب آئی تو چیتے کی طرح اچھل کر اس کی گردن کو اپنے دونوں ہاتھوں میں اتنی مضبوطی سے دبوچ لیا کہ جنگلی عورت کے منہ سے ہلکی سی آواز بھی نہ نکل سکی — یہی راجکماری چاہتی تھی — اگر ذرا سی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھی آواز نکل جاتی تو اس کا سارا منصوبہ خاک میں مل جاتا تھا۔ یہ اس کی زندگی اور موت کا معاملہ تھا۔ اُس جنگلی عورت راجکماری کے ہاتھوں کو اپنے ناخنوں سے نوچ رہی تھی، لیکن راجکماری کی انگلیوں کی گرفت ڈھیلی ہونے کی بجائے اور زیادہ سخت ہو رہی تھی —

راجکماری تو جیسے ایک خونخوار شیرنی بن گئی تھی — جنگلی عورت کا گلا بند ہو گیا — اور پھر دیکھتے دیکھتے اس کی آنکھیں بھی بند ہو گئیں اور ایک منٹ کے اندر اندر اس کا دل بھی بند ہو گیا —

یہ سارا کام ڈیڑھ منٹ میں ہو گیا تھا۔ کوئی آواز نہیں نکلی تھی — کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوئی تھی — جھونپڑی کا دیا اسی طرح جل رہا تھا — باہر چاروں جنگلی ناگے اُسی طرح پہرہ دے رہے تھے — رات اُسی طرح ڈھل رہی تھی — ہر طرف ویسی ہی گہری خاموشی تھی — کسی کو معلوم تک نہ ہو سکا تھا کہ اُن کے قبیلے کی ایک جنگلی عورت کی جھونپڑی کے اندر لاش پڑی ہے اور راجکماری بھاگنے کی کوشش کر رہی ہے —

راجکماری کی سکیم کا پہلا مرحلہ مکمل ہو گیا تھا۔ بڑی کامیابی سے مکمل ہو گیا تھا۔ اب اُس کی سکیم کا دوسرا مرحلہ شروع ہوا۔ اس نے جلدی جلدی اپنے سارے کپڑے اُتار کر کونے میں پھینک

دیئے — پھر جنگلی عورت کی لاش کی کمر کے گرد بندھی ہوئی کیلے کے پتوں کی شاخ اُتار کر اپنی کمر کے گرد باندھی۔ اپنے گلے کا گلاب کا ہار اُتار کر پھینک دیا — جنگلی عورت کے گلے سے منکوں اور ہڈیوں کی مالائیں اُتار کر اپنے گلے میں ڈالیں — مٹی کے دیے کے نیچے سے کالک ہاتھوں پر لگا کر اپنے چہرے اور جسم پر زور زور سے ملی — جس سے راجکماری کا رنگ سیاہ ہو گیا۔ سر کے بالوں کو بکھیر کر جنگلی عورت کے بالوں کی طرح بنا دیا — زمین پر سے مٹی اٹھا کر اپنے جسم پر ڈالی، کچھ بالوں میں ڈالی۔ گویا بالکل میلی کچیلی کالی کلوٹی جنگلی عورت بن گئی —

راجکماری کی سکیم کا اب سب سے آخری اور سب سے خطرناک مرحلہ شروع ہونے والا تھا — اس نے تھال اُٹھا کر سر پر رکھا اور دھڑکتے دل کے ساتھ جھونپڑی سے باہر آگئی۔ چاروں پہرے دار رات کے گم ہوتے اندھیرے میں باری باری پہرہ دیتے اس کے قریب سے گزرے۔ کسی نے اُس پر شک نہ کیا۔ وہ یہی سمجھے کہ جنگلی عورت راجکماری کے گلے میں پھولوں کی مرگ مالا یعنی موت کا ہار پہنا کر ایک ضروری رسم پوری کر کے واپس جا رہی ہے —

راجکماری نے تھالی سر پر اٹھا رکھی تھی اور جنگلی عورت کی طرح اِٹھلا اِٹھلا کر چلتی پہرہ دینے والے ناگوں کے قریب سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گزری — ایک ذرا سی غلطی، ایک ذرا سا غلط قدم اسی وقت اس کی موت کی وجہ بن سکتا تھا — چاروں طرف سے خنجر اور نیزے اس کے جسم میں گھونپے جا سکتے تھے —

لیکن راجکماری بہت حوصلے اور ہمت سے کام لے رہی تھی — وہ ہر حالت میں زندہ رہنا اور اپنے ماں باپ سے ملنا چاہتی تھی — ماں باپ کی محبت اور اُن سے ملاقات کرنے کی شدید خواہش نے راجکماری کے جسم میں فولاد کی طاقت بھر دی تھی — وہ درختوں کے نیچے سے واپس جا رہی تھی کہ ایک ناگے نے اسے چھیڑا اور ہنسا — جنگلی عورت یعنی راجکماری نے اس کی طرف سے منہ پھیر کر ہنستے ہوئے غوں غاں غوں کیا اور بھاگ گئی —

جنگلی ناگا ایک پل کے لیے بڑا حیران ہوا کہ اس عورت کو آج کیا ہو گیا ہے — کیونکہ اس سے پہلے کبھی اس نے ایسی حرکت نہیں کی تھی — وہ جب بھی اسے چھیڑتا تھا وہ اس کے منہ پر ایک زبردست تھپڑ مار دیا کرتی تھی — جنگلی ناگے کا دماغ کچھ نہ سمجھ سکا اور اپنی راہ ہو لیا۔

راجکماری اب سردار کی بڑی جھونپڑی کے آگے سے ہو کر گزر رہی تھی — جھونپڑی کے باہر دو ناگے تلواریں لیے پہرہ دے رہے تھے — اندھیرے کی وجہ سے وہ راجکماری کو پہچان نہ سکے۔

انہوں نے اُسے جنگلی عورت ہی خیال کیا اور خاموش آنکھوں سے جنگل میں عورتوں کی جھونپڑیوں کی طرف جاتے دیکھتے رہے۔ راجکماری جھونپڑیوں سے نکل گئی۔

آگے درختوں کا گھنا جنگل شروع ہوتا تھا — یہاں آ کر اس نے ایک طرف بے تحاشا بھاگنا شروع کر دیا — بھاگتے بھاگتے اسے دن چڑھ آیا — درختوں میں سے دن کی روشنی چھن چھن کر جنگل میں آنے لگی — راجکماری نے صرف کمر کے گرد کیلے کی ٹہنی لپیٹ رکھی تھی — اُسے کوئی دیکھتا تو یہی سمجھتا کہ جنگلی ناگے کی بیوی یا بہن جنگل میں جا رہی ہے — اس کا سارا جسم کالا ہو رہا تھا — بال بکھرے ہوئے تھے اور اُن میں مٹی جمی ہوئی تھی — اب تو وہ یوں لگ رہی تھی، جیسے جنگل میں چڑیل چلی جا رہی ہے —

راجکماری بھاگتے بھاگتے، چلتے چلتے اس جگہ پہنچ گئی جہاں وہ اور ماریا سوئی ہوئی تھیں۔ اُس نے دیکھا، ماریا وہاں نہیں تھی — چشمے کا پانی اسی طرح چٹان کی دراڑ میں سے نکل کر نیچے چھوٹے سے تالاب میں گر رہا تھا۔

راجکماری نے وہاں سے درخت کی شاخ اتار کر اسے اپنے جسم کے اُوپر والے حصے پر لپیٹ لیا اور سوچا کہ کیا اُسے ماریا کی تلاش میں جانا چاہیے؟ لیکن اُسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا کہاں اور کس طرف کو گئی ہے —

وہاں رُکنا بڑا خطرناک تھا — دن چڑھ آیا تھا اور اب کسی بھی وقت جنگلی نانگوں کو راجکماری کے فرار کا پتا چل سکتا تھا اور وہ اس کی تلاش میں طوفان بن کر جنگل میں پھیلنے والے تھے —

راجکماری نے اس طرف چلنا شروع کر دیا جس طرف سے وہ ماریا کے ساتھ جنگل میں داخل ہوئی تھی — وہ سمندر کے ساحل پر پہنچ کر چٹانوں کے ساتھ ساتھ شمال کی طرف نکل جانا چاہتی تھی۔ کیونکہ اس کے راجہ باپ کی ریاست شمال کی طرف ہی تھی — اگرچہ وہاں سے وہ ریاست بہت زیادہ دُور تھی۔ لیکن راجکماری کھوپڑیاں سکیڑ دینے والے جنگلی خونخواروں کی دنیا سے زیادہ سے زیادہ دُور نکل جانا چاہتی تھی — وہ بھاگتی چلی گئی۔ جب تھک گئی تو ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر سانس درست کیا اور پھر بھاگنا شروع کر دیا —

اُدھر دن چڑھا تو جنگلی نانگوں میں شور مچ گیا — راجکماری کے کپڑے ان کی اپنی گونگی جنگلی عورت کی لاش کے پاس پڑے تھے اور راجکماری غائب تھی —

سردار کا غصّے کے مارے بُرا حال ہو رہا تھا — یہ پہلا موقع تھا کہ کوئی شکار اس کے چنگل سے بھاگ نکلا تھا — اُس نے

نیزہ اُٹھا کر چیخ مار کر کہا :

"وہ جہاں کہیں ہے، اس کی گردن کاٹ کر میرے پاس لاؤ —"

نانگے نیزے لہراتے شور مچاتے جنگل میں راجکماری کی تلاش میں بھاگ نکلے — دس ایک طرف، دس ایک طرف اور دس نانگے ایک طرف جنگل میں گھس کر گم ہو گئے —

راجکماری جنگل میں بھاگی جا رہی تھی — سمندر کا ساحل اب قریب تھا — جنگلی نانگے بھی اس کے تعاقب میں چیختے چلاتے دوڑے چلے آ رہے تھے —

دوسری طرف ماریا بے بسی کی حالت میں غار کے اندر مکڑے کے فولادی جال میں پھنسی قید کی حالت میں اپنی موت کا انتظار کر رہی تھی — کہ اچانک اسے اپنی قمیص کے اندر سینے کے ساتھ کسی سخت سی چیز کا احساس ہوا — اس نے ہاتھ لگا کر دیکھا کہ یہ کیا ہے ؟

اچانک امید کی ایک کرن اس کے چہرے پر روشن ہو گئی — کیونکہ یہ وہ سانپ کا مہرہ تھا جو اسے چھ منہ والے سمندری اژدہا نے دیا تھا کہ مصیبت کے وقت تمہارے کام گا —

ماریا نے دیکھا، شلانگو جادوگر غار کے باہر کڑاہی میں سے اُبلا

ہوا بدبُو دار پانی نکال کر ایک مٹکے میں ڈال رہا تھا — پھر وہ
مٹکا لے کر شاید اُسے کسی خفیہ جگہ رکھنے جنگل کی طرف چلا گیا۔
اس کے جاتے ہی ماریا نے سانپ کے مہرے کو گلے میں سے
نکال کر ہاتھ میں لیا اور اس کی طرف دیکھ کر کہا:
"اے میرے بھائی عظیم ناگ کے دوست اژدہا، اگر تو میری
آواز سُن رہا ہے تو میری مدد کر — میں ناگ دیوتا کی بہن ہوں،
یا اسے میرے حال کی خبر کر یا تو میری جان بچا —"
ماریا مہرے کو ہتھیلی پر رکھے غور سے دیکھ رہی تھی - غار
میں گہری خاموشی چھائی تھی — اچانک اُس کی نظروں کے سامنے
ہتھیلی پر سانپ کا مہرہ ہلنے لگا — ہلتے ہلتے مہرہ ایک دم سے
اُلٹا ہو کر ہتھیلی پر رُک گیا — اس کے ساتھ ہی ماریا نے دیکھا کہ
غار کے کونے میں اس کے سامنے وہی چھ منہ والا اژدہا کھڑا
ہے — اژدہا نے ماریا سے کہا:
"ماریا بہن، میں ناگ کا دوست ہوں — تم ناگ کی بہن ہو
تو میری بھی بہن ہے — جب تک میں زندہ ہوں، تمہیں ناگ
سے مدد لینے کی ضرورت محسوس نہیں ہونے دوں گا — تمہیں یہاں کس
نے قید کر رکھا ہے؟"
ماریا نے اُسے شلانگو جادوگر کا سارا قصّہ سنایا اور یہ بھی
بتایا کہ اس نے اُسے دیکھ لیا ہے — اژدہا نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"وہ کہاں ہے؟"
ماریا نے بتایا کہ جنگل میں گیا ہے اور بہت طاقت ور
جادوگر ہے —
اژدہا نے کہا:
"تمہارے پاس جو مہرہ ہے، اُسے اپنے جسم پر مل کر
جیب میں رکھ لو — تم اس جادوگر کی نظروں سے دوبارا غائب
ہو جاؤگی اور یہ پھر تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔"
ماریا نے اُسی وقت سانپ کے مہرے کو اپنے سارے جسم
پر رگڑ رگڑ کر ملنا شروع کر دیا — اس کے ساتھ ہی ماریا کو اپنے
اندر بے پناہ طاقت کا احساس ہوا — اُسے ایسے لگا، جیسے
اُس کی ساری کھوئی ہوئی طاقت واپس آگئی ہے —
اژدہا نے کہا:
"میں تو تمہیں ہر حالت میں ہمیشہ دیکھ سکتا ہوں، لیکن اب
تمہیں جادوگر نہیں دیکھ سکے گا۔"
ماریا نے کہا:
"کیا شلانگو جادوگر کا جادو بھی مجھ پر اثر نہیں کرے گا؟"
"ہرگز نہیں ماریا بہن، اس کا جادو اب تمہارے سامنے کوئی
حیثیت نہیں رکھتا — تم پھر سے وہی پہلے والی ماریا بن گئی ہو —
طاقت ور اور کسی کو نہ دکھائی دینے والی ماریا — اگر یقین نہ ہو تو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ابھی جادوگر واپس آئے تو آزما کر دیکھ لینا۔ میں تمہاری اور کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"

ماریا نے ناگ کے بارے میں پوچھا تو اژدہا نے کہا کہ اُسے ناگ کے بارے میں صرف اتنا ہی معلوم ہوا ہے کہ وہ کسی سمندری جہاز میں سفر کر رہا ہے اور یہ جہاز پرتگال کی طرف جا رہا ہے۔

ماریا نے راجکماری کے بارے میں دریافت کیا تو اژدہا بولا:

"میری آنکھیں تمہاری سہیلی راجکماری کو اس وقت یہاں سے دُور جنگل میں پریشانی کی حالت میں بھاگتے ہوئے دیکھ رہی ہیں۔ خونخوار جنگلی ناگے نیزے لہراتے اس کے پیچھے لگے ہیں۔ وہ اس کا سر کاٹنا چاہتے ہیں۔"

ماریا نے جلدی سے کہا:

"کیا تم اُسے بچانے میں میری مدد نہ کرو گے میرے اژدہا بھائی؟"

"ضرور مدد کروں گا ماریا بہن، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اپنے دوست ناگ کی بہن کی مدد نہ کروں۔ لیکن مجھے آج ہی شام سمندر کے نیچے سانپوں کے ملک میں ضروری پہنچنا ہے۔ وہاں ہمارے بادشاہ کا دربار لگ رہا ہے۔"

ماریا نے کہا:

"مجھے راجکماری کے پاس پہنچا کر تم بے شک واپس چلے جانا۔"

"بہتر ہے، جادوگر آ رہا ہے۔ تم اس فولادی جال سے بڑی

آسانی سے نکل جاؤ گی۔ وہ تمہیں نہیں دیکھ سکے گا۔ بے شک آزما لو۔ میں غائب ہوتا ہوں اور ہاں، تم اس ظالم جادوگر کو کچھ نہ کہنا۔ اس کی میں خبر لوں گا۔"

اتنا کہہ کر اژدہا غائب ہو گیا۔

ماریا فولادی جال کی طرف بڑھی تو جال کے سخت تاروں نے اُسے نہ روکا۔ وہ بڑی آسانی سے جال میں سے دُھوئیں کی لہر کی طرح نکل گئی۔

اس میں اور دُھوئیں میں یہ فرق تھا کہ دھواں نظر آتا تھا اور ماریا نظر نہیں آتی تھی۔ ماریا غار کے باہر آ کر کھڑی ہو گئی۔ سامنے سے جادوگر شلانگو چلا آ رہا تھا۔ وہ ماریا کے قریب سے گزر گیا اور ماریا کو نہ دیکھ سکا۔ حالانکہ ماریا اس کے راستے میں غار کے دروازے پر کھڑی تھی۔

اب اُسے یقین ہو گیا کہ وہ دوبارہ غائب ہو گئی ہے۔ اگر جادوگر اُسے نہیں دیکھ سکا تو پھر کوئی بھی اُسے نہیں دیکھ سکتا۔ جادوگر سیدھا غار کے اندر چلا گیا۔ اس نے جاتے ہی دیکھا کہ مکڑے کے جال کے دوسری جانب ماریا غائب تھی۔ اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ بھاگ کر غار سے باہر آ گیا۔ باہر بھی کوئی نہیں تھا۔ ماریا قریب ہی کھڑی مسکرا رہی تھی۔ اس نے زمین پر سے ایک پتھر اُٹھا کر جادوگر کے آگے پھینک کر کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"شلانگو، یہ میں ہوں ماریا — اب تم اپنے انجام کے لیے تیار ہو جاؤ —"

جادوگر بوکھلا کر جدھر سے ماریا کی آواز آئی تھی اُدھر کو دیکھنے لگا — وہاں اسے ماریا بالکل نظر نہیں آ رہی تھی؛ حالانکہ وہاں ماریا کھڑی تھی — ماریا زور سے ہنس پڑی —

"مجھ پر تمہارا جادو اب اثر نہیں کر سکتا — تم نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی — اگر میرا دوست میری مدد کو نہ پہنچتا تو تم میری گردن کاٹ چکے تھے — اب اپنی گردن بچاؤ۔"

اژدہا غار میں غائب ہو کر باہر جنگل میں غار کے منہ کے قریب ہی نکل آیا —

شلانگو جادوگر نے اژدہا کو پھنکار کر اپنی طرف آتے دیکھا تو منہ ہی منہ میں منتر پڑھ پڑھ کر اژدہا پر پھونکنے لگا — لیکن اس کا ایک بھی جادو کام نہیں آ رہا تھا — کسی منتر کا اژدہا پر اثر نہیں ہو رہا تھا — اژدہا اس کے قریب سے قریب آ گیا تھا —

جادوگر نے آگ میں سے جلتی ہوئی لکڑی اُٹھا کر اژدہا پر ماری — لکڑی کی آگ اژدہا کے قریب جاتے ہی بجھ گئی اور وہ ٹھنڈی ہو کر زمین پر گر پڑی — جادوگر نے دوسرا جادو کیا تو ایک بہت بڑا مگرمچھ غار میں سے نکل کر پھنکارتا ہوا اژدہا کی طرف بڑھا اور اُسے جبڑوں میں دبوچنا چاہا — اژدہا بھی غافل نہیں

تھا — اس نے ہوا میں چھلانگ لگائی اور ایک دم سے مگرمچھ کی گردن کے گرد اپنا سارا بدن لپیٹ کر کسنا شروع کر دیا —

مگرمچھ کا دم گھٹ گیا اور اس کی آنکھیں مرنے سے پہلے اپنے سوراخوں کے اندر پلٹ گئیں — جادوگر نے جب اپنا ہر منتر بے کار جاتے دیکھا تو اُٹھ دوڑا — اژدہا کے لیے اب وہ بڑا آسان شکار تھا —

ماریا نے اژدہا سے کہا:

"اس ظالم شیطان کو چھوڑنا نہیں اژدہا بھائی۔"

اژدہا نے کہا:

"یہ اب مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتا۔"

ساتھ ہی اژدہا نے اپنے چھ جبڑے کھول کر زور سے سانس اندر کو کھینچا — جادوگر اس وقت تاڑ کے درختوں میں پہنچ چکا تھا۔ اژدہا کے سانس نے اُسے پہلے تو وہیں کھڑا کر لیا — وہ آگے کو دوڑ رہا تھا اور اژدہا کا سانس اُسے اپنی طرف کھینچ رہا تھا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جادوگر اسی جگہ کھڑا ٹانگیں چلانے لگا —

اژدہا نے اور زور زور سے سانس کھینچا تو جادوگر نے اژدہا کی طرف کھسکنا شروع کیا — قریب آتے آتے وہ اژدہا کے سات منہ والے پھن کے بالکل قریب آ گیا — اژدہا کا ہر منہ زور سے سانس اندر کو کھینچ رہا تھا — جادوگر کا جسم چھ ٹکڑے ہو کر اژدہا کے منہ کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اندر چلا گیا۔ جادوگر کی آخری چیخ اس وقت بلند ہوئی جب اس کے جسم کے چھ ٹکڑے ہونا شروع ہوئے تھے۔ ماریا نے آگے بڑھ کر اژدہا سے کہا:

"اژدہا! تم نے دنیا کو ایک ظالم انسان سے نجات دلائی ہے۔ اب مجھے راجکماری کے پاس لے چلو۔ اُسے یقیناً میری ضرورت ہوگی۔"

اژدہا نے کہا:

"میرے پھن کے اُوپر چڑھ کر بیٹھ جاؤ۔"

اژدہا نے اپنا پھن نیچے کیا۔ ماریا اچھل کر اس کے سر کے اوپر چڑھ کر بیٹھ گئی۔

"اچھی طرح بیٹھ گئی ہو نا ماریا بہن؟"

"ہاں بالکل ٹھیک بیٹھی ہوں۔"

"بہتر ہے۔"

اس کے ساتھ ہی اژدہا نے پوری تیز رفتار کے ساتھ رینگنا شروع کر دیا۔ چلتے چلتے وہ جنگل میں عین اُس جگہ پہنچ گئے جہاں وحشی ننگے راجکماری کو پکڑ کر واپس لا رہے تھے۔ وہ بڑے خوش تھے اور نیزے اچھال رہے تھے۔

ماریا نے اژدہا سے کہا:

"راجکماری مصیبت میں ہے۔ مجھے یہاں اتار دو۔ میں راجکماری

کو ان خونخوار درندوں سے چھڑا لوں گی۔"

اژدہا نے ماریا کی طرف دیکھ کر پھر وہی بات دہرائی۔

"بھائی کے ہوتے بہن کو تکلیف کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تم آرام سے دیکھو کہ میں ان آدم خور درندوں کے ساتھ کیا کرتا ہوں۔"

ماریا کو اژدہا نے درخت کے پیچھے اُتار دیا اور خود اس راستے میں جا کر پھن اٹھائے بیٹھ گیا۔ جدھر سے ننگا درندوں نے ابھی گزرنا تھا۔

یہ وحشی ننگے خوشی سے جھومتے لہراتے شور مچاتے، اچھلتے کودتے راجکماری کو پکڑ کر سردار کے پاس لے جا رہے تھے کہ اچانک جنگل ایک زور دار پھنکار کی گرج سے دہل اُٹھا۔ سارے کے سارے ننگے وہیں جم کر رہ گئے۔ وہ دہشت زدہ تھے۔ ایسی گرج انہوں نے پہلے کبھی نہیں سُنی تھی۔

اژدہا نے دوسری پھنکار ماری اور درخت کی اوٹ سے نکل کر ان جنگلیوں کے سامنے آ کر لہرانے اور ان کی طرف آہستہ آہستہ بڑھنے لگا۔

ننگوں نے اژدہا پر نیزے پھینکنے شروع کیے۔ اژدہا کی پھنکار کی اس قدر گرمی تھی کہ نیزہ اس کے منہ کے قریب جاتے ہی پگھل کر بھاپ بن کر اُڑ جاتا۔ کئی درختوں کو اژدہا کی پھنکار نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آگ لگادی — ناگوں نے راجکماری کو تو چھوڑ دیا اور اب اپنی جان بچانے کے لیے ادھر ادھر بھاگنے لگے —

لیکن اژدہا نے ان کے سارے رستے بند کر دیے تھے۔ جنگل میں ان درندوں کے چاروں طرف آگ لگی تھی — ماریا نے لپک کر راجکماری کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا :

" گھبراؤ نہیں، یہ میں ہوں ماریا —"

" ماریا بہن، تم ؟"

" جلدی سے اس طرف آ جاؤ —"

ماریا راجکماری کو کھینچ کر آگ میں جلتے درختوں سے دُور لے گئی —

راجکماری کا رنگ زرد ہو رہا تھا — اژدہا کو دیکھ کر اس کا اور زیادہ دم خشک ہو گیا —

ماریا نے کہا :

" فکر نہ کرو — اب تم میرے ساتھ ایک خوفناک جنگل کے سفر پر ہو۔ اس لیے بہادر بن کر حالات کا مقابلہ کرو۔ میں تمہیں یہ بھی بتا دینا چاہتی ہوں کہ یہ اژدہا ہمارا دوست ہے اور اس نے ہم دونوں کو سمندر کے طوفان سے نکال کر ہندوستان کے ساحل تک پہنچایا تھا —"

راجکماری نے اژدہا کے نتھنوں اور منہ سے آگ کے نیلے سرخ اور زرد شعلے نکلتے دیکھے تو وہ ششدر ہو کر رہ گئی —

" کیا یہ اژدہا ہمارا دوست ہے ؟"

" ہاں راجکماری، کیا تم دیکھ نہیں رہی کہ یہ کس دلیری سے ہمارے دشمنوں کو ہلاک کر رہا ہے —"

اژدہا نے تقریباً سارے ناگوں کو جلا کر بھسم کر دیا — اس کے سانس سے نکلنے والی آگ اتنی زیادہ تباہ کن تھی کہ جس جنگلی کے جسم کو آگ لگتی، اس کی ہڈیاں تک آگ میں جل کر راکھ ہو جاتیں —

راجکماری کے سارے دشمن ناگوں کو جلا کر اژدہا نے ایا اور راجکماری سے کہا :

" اب میں واپس اپنی سمندری دنیا میں جانا چاہتا ہوں — میں تمہاری اور کیا مدد کر سکتا ہوں —"

راجکماری ڈر کر ایک درخت کی اوٹ میں ہو گئی۔ اصل میں وہ ڈر کر ماریا کے پیچھے ہو جانا چاہتی تھی — مگر ماریا تو اسے دکھائی نہیں دے رہی تھی — اس لیے مجبوراً اسے درخت کی اوٹ میں ہونا پڑا —

ماریا نے راج کماری کو درخت کے پیچھے جاتے دیکھا تو ہنس کر کہا :

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ بہت ڈرتی ہے اژدہا بھائی۔"

اژدہا نے کہا:

"ہر آدم زاد مجھے دیکھ کر چیخ مار کر بھاگ جائے گا۔ اب یہ بتاؤ ماریا بہن کہ میں تمہارے اور کیا کام آ سکتا ہوں؟"

ماریا نے کہا:

"میں اسے لے کر یہاں سے سیدھا وسطی ہندوستان کی ریاست میں جاؤں گی۔ راستہ بڑا دُور ہے، کیا تم ہمیں ہندوستان کے وسط میں پہنچا سکتے ہو تاکہ ہمارا جنگل کا خطرناک راستہ تو کٹ جائے۔"

اژدہا نے کہا:

"میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے ماریا بہن۔ تمہیں چھوڑ کر مجھے واپس بھی آنا ہے۔ کوشش کرتا ہوں کہ تمہیں زیادہ سے زیادہ منزل کے قریب پہنچا دوں۔ میرے سر کے اُوپر بیٹھ جاؤ۔"

راجکماری کا تو اژدہا کے پاس آتے ہوئے دم نکلا جا رہا تھا۔ ماریا نے اس کی آنکھیں بند کرا کے اُسے اُٹھا کر اپنے ساتھ اژدہا کے سر کے اُوپر بٹھا لیا۔ اور کہا:

"تم سمندری طوفان سے اسی اژدہا کے سر پر بیٹھ کر نکلی تھیں۔"

"مگر اس وقت میں بے ہوش تھی۔"

ماریا ہنس دی۔ اژدہا ان دونوں کو لے کر جنگل کے گھنے درختوں میں سے تیز تیز رینگتا ہندوستان کے درمیان کے علاقوں کی طرف دوڑنے لگا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سانپ کی آواز

اژدہا کئی دریاؤں اور پہاڑوں اور جنگلوں سے گزر گیا —

بہت دور آگے جا کر اژدہا نے راجکماری اور ماریا کو ایک بہت بڑے دریا کے پار اتار دیا اور کہا:

"بہن ماریا، اب اگر میں اور آگے گیا تو مجھے واپسی میں دیر ہو جائے گی — بہتر یہی ہے کہ اس جگہ سے واپس چلا جاؤں تاکہ وقت پر سمندری ناگ بادشاہ کے دربار میں پہنچ جاؤں ۔"

ماریا نے اژدہا کو اجازت دے دی اور وہ واپس ہو گیا —

اژدہا کے جانے کے بعد ماریا نے راجکماری سے پوچھا:

"کیا تم بتا سکتی ہو کہ یہاں سے تمہاری ریاست کتنی دور ہو گی؟"

راجکماری نے ارد گرد دیکھا — پھر زمین پر سے پتھر اٹھا کر اسے غور سے دیکھا اور کہا:

"میرا خیال ہے کہ ہم اپنی منزل سے زیادہ دور نہیں ہیں — یہ دکن کا علاقہ ہے — یہاں سے اوپر کی طرف سات سو کوس پر ہماری ریاست ہے — لیکن ابھی ہمیں بڑے خطرناک جنگلوں سے گزرنا پڑے گا —"

ماریا نے کہا:

"دنیا کا ایسا کوئی خطرناک جنگل نہیں، جس میں سے نہ گزری ہوں راجکماری — تم فکر نہ کرو، میں تمہیں تمہارے محل میں پہنچا کر ہی دم لوں گی ۔"

اور وہ دونوں دریا کے کنارے کنارے شمال کی طرف روانہ ہو گئیں —

اب ہم ان دونوں کو ہندوستان کے جنگلوں میں چھوڑتے ہیں اور ناگ کی طرف آتے ہیں کہ وہ کس حال میں ہے؟

جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں — ناگ نے ایک پرتگالی جہاز کے مالک ولیم ڈریک کے مال بردار جہاز پر نوکری کر لی تھی اور جہاز سمندر میں پرتگال کی ایک بندرگاہ کی طرف سفر کر رہا تھا — ناگ کے بارے میں جہاز کے مالک ولیم کو صرف اتنا ہی علم تھا کہ وہ ایک بے کار نوجوان تھا جسے اس نے اپنے جہاز پر ترس کھا کر نوکر رکھ لیا —

جہاز بادبان کھولے ہوا میں اپنی منزل کی طرف بڑھا چلا جا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہا تھا۔ ناگ کے دل میں بس ایک ہی تھا کہ کسی طرح وہ پرتگال سے سپین پہنچ جائے اور عنبر کا سراغ لگائے۔

ایک رات موسم بہت خراب ہوگیا — طوفانی ہوائیں چلنے لگیں — مگر ولیم کا جہاز بڑا مضبوط تھا — وہ طوفانی موجوں میں بھی سفر کرتا رہا — لیکن صبح ہوئی ایک قیامت اس جہاز کا انتظار کر رہی تھی —

جہاز کا لنگر ٹوٹ گیا اور اس کا سمت دکھانے والا آلہ طوفان کی نذر ہوگیا — اب جہاز یہی کر سکتا تھا کہ جس طرح بھی ہو سکے واپس چلا جائے — ناگ واپس نہیں جانا چاہتا تھا۔ ولیم نے اعلان کر دیا کہ جہاز واپس جائے گا —

ناگ نے کہا:

"میں واپس نہیں جاؤں گا —"

ولیم بولا:

"پھر تمہیں سمندر میں اُتر جانا ہوگا۔ کیونکہ میں تمہارے لیے اپنا جہاز تباہ نہیں کر سکتا —"

ناگ کو ولیم پر بڑا غصہ آیا، کہنے لگا:

"میں اُتروں گا نہیں، بلکہ اُڑ جاؤں گا —"

ولیم نے زور سے ناگ کے کندھے پر ہاتھ مارا اور قہقہہ لگا کر کہا:

"ذرا اُڑ کر تو دکھاؤ بیٹے —"

ناگ نے کہا:

"میں اُڑ کر واپس نہیں آؤں گا — کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم جہاز کو آگے نہیں لے جاؤ گے — مجھے صرف اتنا بتا دو، کہ یہاں سے سپین کتنی دُور ہے —"

ولیم یہی سمجھ رہا تھا کہ ناگ اس سے مذاق کر رہا ہے۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا:

"سپین یہاں سے ایک ہزار میل مغرب کی طرف ہے۔ اچھا اب اُڑ کر تو دکھاؤ ننھے میاں —"

ناگ نے ایک گہرا سانس لیا — اس کے ساتھ ہی وہ سفید رنگ کا باز بن گیا اور پروں کو پھڑپھڑا کر جہاز کے عرشے پر سے اُڑ گیا — ولیم ڈریک اور دوسرے ملاح منہ کھولے اسے دیکھتے ہی رہ گئے —

ناگ نے اُڑتے اُڑتے جہاز کے اوپر ایک گول چکر لگایا۔ اور پھر ایک غوطہ لگا کر جیسے جہاز کے ملاحوں کو سلامی دی اور سمندر میں مغرب کی طرف اُڑنا شروع کر دیا — یہ وہ منظر تھا جو سمندری ملاحوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا —

ناگ سمندر سے کافی بلندی پر اُڑا چلا جا رہا تھا۔ اس کا اپنا اندازہ یہی تھا کہ وہ مغرب کی طرف اُڑ رہا ہے، جدھر سپین

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا ملک تھا —

اُڑتے اُڑتے اُسے شام ہونے لگی تو آسمان پر ایک بار پھر کالی گھٹائیں اُمڈ آئیں اور بڑی تیز ہوائیں چلنے لگیں۔ تھوڑی ہی دیر بعد آندھی نے طوفان کی شکل اختیار کر لی۔ ہوا کے تھپیڑوں نے ناگ کو سمندر کے اوپر پھینک دیا — اس کے پَر بھیگ گئے — اب وہ باز بن کر نہیں اُڑ سکتا تھا — اس نے فوراً سانپ کی شکل بنائی اور سمندری لہروں پر تیرنا شروع کر دیا — بڑی بڑی لہروں میں تیر کی طرح تیرتا چلا جا رہا تھا —

سمندر میں آکر اُسے سمت کا اندازہ نہیں رہا تھا۔ جونہی وہ سمندر میں آیا، اس کے پُرانے دوست شیش ناگ یعنی چھ مُنہ والے بڑے اژدہا نے اس کی بُو سونگھ لی — وہ بھی سمندر میں ہی تھا —

بُو کے تعاقب میں وہ ناگ کے پاس آکر سمندر سے باہر نکل آیا — ناگ نے اپنے پُرانے دوست شیش ناگ کو دیکھا تو بہت خوش ہوا — شیش ناگ نے ناگ کو اپنے سر پر بٹھا لیا اور کہا :

"مجھے تمہاری بہن ماریا ملی تھی —"

ناگ نے چونک کر پوچھا :

"کہاں ؟"

اس کے بعد شیش ناگ اُسے ساری کہانی بیان کر دی — اُس نے ناگ کو یہ بھی بتایا کہ ماریا سمندری طوفان میں پھنس گئی تھی اور اُس نے اُسے نکال کر ہندوستان کے ساحل پر پہنچا دیا ہے —

"کیا راجکماری اس کے ساتھ تھی ؟" ناگ نے پوچھا۔

اژدہا نے کہا :

"ہاں، وہ اس کے ساتھ تھی — اب وہ دونوں ہندوستان کے جنگلوں میں جا رہی ہیں —"

اژدہا نے ناگ کو یہ بھی بتایا کہ ماریا راجکماری کو اُس کے باپ کی ریاست میں پہنچانے کے بعد سپین میں عنبر کو تلاش کرنے کی کوشش کرے گی —

ناگ نے پوچھا :

"کیا ماریا نے عنبر کے بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی ؟"

"نہیں، بس صرف اتنا کہا تھا کہ عنبر کی اُسے کوئی خبر نہیں ہے —"

ناگ نے اژدہا سے سپین کے ساحل کے بارے میں بھی پوچھا — اژدہا کو سپین کے ساحل کا زیادہ علم نہیں تھا — ساری رات دونوں پرانے دوست سمندر میں سفر کرتے رہے —

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دن نکلا تو انہیں دُور ایک پہاڑی سمندر سے اُبھری ہوئی دکھائی دی — اس پہاڑی کے اوپر ایک پُرانا محل سا بنا تھا، جس کے گول گول گنبد بھی تھے —

ناگ نے اژدہا سے پوچھا :

" یہ پُراسرار محل کس کا ہے ؟ "

اژدہا نے کہا :

" میں ادھر کبھی نہیں آیا، خدا جانے کس کا محل ہے یہ۔ میرا خیال ہے کہ یہ ویران ہوگا، کیونکہ اس پہاڑی پر کوئی انسان نہیں رہ سکتا — "

" تمہارا خیال درست لگتا ہے "

وہ پہاڑی پر پہنچ گئے اژدہا کو واپس بھی جانا تھا — کیونکہ وہ اپنے علاقے سے سیکڑوں میل دُور نکل آیا تھا — اُس نے ناگ سے واپس جانے کی اجازت مانگی تو اُس نے بڑی خوشی سے اسے اجازت دے دی اور کہا :

" اچھا دوست خدا حافظ ! پھر ملیں گے "

اژدہا ناگ کو سلام کرکے واپس سمندر میں اُتر گیا — اس اکیلی پہاڑی کے پاس ناگ اکیلا رہ گیا — وہ ابھی تک سانپ کی شکل میں تھا — اس کے دل میں خیال آیا کہ وہ پھر سے انسان بن جائے۔ مگر یہ سوچ کر اس نے ارادہ بدل لیا کہ اُسے سانپ

کی شکل میں ہی اوپر والے محل کا جائزہ لینا چاہیے کہ اس محل میں کون کون سے لوگ رہتے ہیں —

ناگ نے اوپر جاتی سیڑھیاں چڑھنی شروع کر دیں، وہ سیڑھیوں کے ساتھ بنی ہوئی بے حد پختہ پتھر کی دیوار پر رینگتا اُوپر چلا جا رہا تھا — جب وہ پہاڑی کا پورا چکر کاٹ چکا تو سامنے محل کا وہی دروازہ آگیا جس کے اندر عنبر جا کر نقاب پوش جادوگروں کی قید میں پھنس گیا تھا —

ناگ دروازے پر رینگ کر چڑھ گیا — دروازہ بند تھا اور کوئی سوراخ بھی ایسا نہیں تھا کہ جس کی مدد سے وہ محل کے اندر داخل ہو سکتا — محل کی آخری منزل کافی اونچی تھی۔ ناگ نے سوچا کہ پہلی منزل سے ہی محل میں داخل ہونا چاہیے — وہ دوبارا دروازے سے اُتر کر نیچے آگیا —

نقاب پوش جادوگروں کا جہاز سمندر میں اب نہیں کھڑا تھا — وہ کہیں چلا گیا تھا — اتنے میں ناگ نے آواز سُنی - یہ آواز دروازے کے کھُلنے کی تھی، جیسے اندر سے کوئی دروازہ کھول رہا ہو — وہ جلدی سے ایک خشک جھاڑی کے پیچھے ہو گیا —

محل کا بڑا دروازہ آہستہ آہستہ کھُل گیا اور اندر سے دو نقاب پوش ایک تابوت کو لے کر باہر نکلے — اس قسم کے تابوت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں لاش رکھی ہوئی ہے۔ ناگ نے سوچا، شاید یہ نقاب پوش اس قلعے میں رہتے ہیں اور کسی مُردے کو سمندر میں پھینکنے جا رہے ہیں — وہ انہیں غور سے دیکھنے لگا۔

نقاب پوش محل کی دیوار کے ساتھ ساتھ اُوپر جانے والی گول سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ ناگ نے محل کے اندر جانے کی بجائے یہ سوچا کہ پہلے ان لوگوں کے بارے میں معلوم کرنا چاہیے کہ یہ کون ہیں اور تابوت اُٹھا کر کہاں جا رہے ہیں۔

نقاب پوش محل کی سب سے اوپر والی منزل پر آ گئے — یہاں پہنچ کر انھوں نے تابوت کو گنبد کے نیچے سیاہ پتھر کے بڑے چبوترے پر رکھا اور واپس چلے گئے۔

ناگ کو تابوت کی لاش سے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی۔ وہ ان نقاب پوشوں کا پتا چلانا چاہتا تھا — کہ وہ کون لوگ ہیں اور دُور دراز سمندر کے خطرناک جزیرے میں کیا کر رہے ہیں۔ اس محل کا راز کیا ہے؟

نقاب پوش آگے آگے جا رہے تھے اور ناگ سانپ کی شکل میں رینگتا ہوا پیچھے پیچھے جا رہا تھا — محل کے دروازے میں سے گزر کر یہ لوگ محل کے باغ میں آ گئے — یہاں دیواروں پر سبز بیلیں چڑھی ہوئی تھیں —

پھر وہ ایک ڈیوڑھی میں سے نکل کر سُرنگ میں سے باہر

نکل آئے — ناگ اُن کے پیچھے پیچھے تھا — دونوں نقاب پوش تہ خانے میں آ گئے — یہی وہ تہ خانہ تھا جس کے کنوئیں میں عنبر کئی روز سے گرا ہوا تھا اور باہر نکلنے کا اسے راستہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

کنوئیں کے پاس ایک چبوترہ تھا — اس چبوترے پر سے یہ نقاب پوش اس تابوت کو اُٹھا لے گئے تھے، جس کے اندر عمارہ بے ہوش تھی اور جسے عنبر نے سپین پہنچانا تھا — ناگ کو کچھ خبر نہیں تھی کہ عنبر کنوئیں میں پڑا ہے۔

نقاب پوش چبوترے پر کوئی منتر پڑھ کر اگربتّی جلا کر واپس چلے گئے — اس کے ساتھ ہی ناگ نے محسوس کیا کہ وہاں اس کے بھائی عنبر کی خوشبو اسے آ رہی ہے — وہ چوکنا ہو گیا — ادھر کنوئیں میں گرے ہوئے عنبر کو بھی ناگ کی بُو محسوس ہوئی — وہ سر جھٹک کر ہوشیار ہو کر بیٹھ گیا اور اپنی پوری آواز سے بولا:

"اُوپر کون ہے؟ ناگ، کیا تم ہو؟"

ناگ نے عنبر کی آواز سُنی تو جلدی سے کنوئیں کی منڈیر پر آ کر اپنا سر نیچے لے جا کر جھانکا — اندھیرے میں اُسے عنبر پتھروں پر بے بس و مجبوری کی حالت میں پڑا اُسے صاف نظر آ گیا۔ اُس نے اُوپر ہی سے آواز دی:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"عنبر بھائی۔ میں ہوں ناگ — تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

عنبر نے کہا :

"وہی جو میں اس قسم کے کنوؤں میں گرنے کے بعد اکثر کرتا ہوں — یعنی یہاں سے نکلنے کی کوشش کر رہا ہوں اور ابھی تک اس میں کامیاب نہیں ہوا"

ناگ نے کہا :

"فکر نہ کرو — میں تمہاری مدد کروں گا"

ناگ نے ایک دم سے آدمی کی شکل اختیار کی۔ کنوئیں میں ایک بار پھر جھک کر انسانی آواز میں عنبر کو تسلی دی اور کہا :

"میں اپنا آپ رسّی بن کر نیچے پھینک رہا ہوں — اسے پکڑ کر اوپر چڑھنے کی کوشش کرنا"

ناگ نے گہرا سانس لیا — وہ اس دفعہ ایک لمبا سرخ سانپ بن گیا جو رسّی جتنا موٹا تھا — اس نے اپنا منہ کنوئیں کے باہر رکھا اور باقی سارا دھڑ رسّی کی طرح کنوئیں کے اندر لٹکا دیا — عنبر نے ناگ کی دُم کو جلدی سے پکڑ لیا اور اوپر چڑھنا شروع کر دیا —

عنبر جب کنوئیں سے باہر آیا تو اس نے خدا کا شکر ادا کیا۔

دونوں دوست جلدی جلدی ایک دوسرے کے گلے لگ کر ملے — دونوں نے جلدی جلدی ایک دوسرے کو اپنی اپنی داستان بیان کی۔

ناگ نے عنبر کو بتایا :

"ماریا، راجکماری کو لے کر ہندوستان کے جنگلوں میں سفر کر رہی ہے — یہ بات مجھے اژدہا نے بتائی ہے اور خیال ہے کہ وہ وہاں سے ہو کر واپس سپین آنے کا ارادہ رکھتی ہے"

عنبر نے کہا :

"میرا خیال ہے کہ ہمیں ماریا کی مدد کرنی چاہیے۔ وہ اکیلی ہے"

ناگ نے کہا :

"میں تمہارے ساتھ جانے کو تیار ہوں"

اس پر عنبر نے کہا :

"مگر میرے ذمّے بھی ایک ذمّے داری ہے"

"کون سی ذمّے داری ہے؟" ناگ نے پوچھا۔

عنبر بولا :

"میں عمارہ کو ابھی تک اس کے گھر سپین نہیں پہنچا سکا"

ناگ بولا :

"عمارہ کہاں ہے؟"

عنبر نے کہا :

"اس کنوئیں میں گرنے سے پہلے میں نے دیکھا تھا کہ یہاں ایک تابوت ہے۔ اس تابوت کے اندر عمارہ بے ہوش تھی"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے جلدی سے کہا :

"اس صندوق کو تو دو نقاب پوش انسان اٹھا کر محل کی سب سے اُوپر والی منزل میں چھوڑ آئے ہیں ۔"

"بس اسی صندوق میں عمارہ بند ہے — آؤ اُوپر چل کر اُسے آزاد کراتے ہیں ۔"

ناگ اور عنبر اوپر والی منزل کی طرف بھاگے۔ راستے میں ناگ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں ؟

عنبر نے اُسے کہا :

" یہ لوگ جادوگر ہیں — بڑے خوف ناک قسم کے جادوگر ہیں اور ایک ان کا نقاب پوش سردار ہے — یہ سردار عمارہ کا سر کاٹ کر کوئی جادو کا تجربہ کرنا چاہتا ہے —"

"پھر تو ہمیں چاہیے کہ فوراً عمارہ کو جا کر تابوت سے نکال لیں —"

" ہاں، اسی لیے تو میں تمہیں لے کر اوپر جا رہا ہوں ۔"

وہ ابھی پہلی منزل سے نکل کر دوسری منزل کی اندھیری سیڑھیوں میں ہی تھے کہ اچانک ایک خوف ناک گرج سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سارا کمرہ بلکہ سارا محل اندھیرے میں ڈوب گیا — انہیں سامنے اور پیچھے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا — ناگ چونکہ سانپ کی شکل میں تھا۔ اس لیے وہ اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کرنے لگا —

اُس نے دیکھا کہ سامنے پتھر کی بڑی مضبوط دیوار آن گری ہے اور وہ سیڑھیوں میں قید ہو کر رہ گئے ہیں — اس نے عنبر سے کہا :

" ان لوگوں کو شاید پتا چل گیا ہے ۔"

عنبر کہنے لگا :

" یہ لوگ جادوگر ہیں — میں نے ان کے سمندری جہاز پر انسانی لاشیں اور غیبی آوازیں سُنی تھیں — ان کو ضرور ہمارا علم ہو گیا ہے —"

"اب ہمیں کیا کرنا چاہیے ؟"

ناگ نے کچھ سوچ کر کہا :

"میرا خیال ہے کہ میں چھوٹی چڑیا بن کر تمہاری جیب میں چھپ جاتا ہوں — کوئی نہ کوئی جادوگر یہاں ضرور آئے گا، پھر جو ہوگا، دیکھ لیں گے —"

"ٹھیک ہے ایسا ہی کرتے ہیں ۔"

اس کے ساتھ ہی دیوار میں ہیبت ناک گرج ایک بار پھر پیدا ہوئی اور اُس کی بڑی بڑی پتھر کی سلوں نے کھسکنا شروع کر دیا — ناگ اسی وقت ایک زرد رنگ کی چھوٹی سی چڑیا بن گیا —

عنبر نے چڑیا کو اپنی جیکٹ کی اندر والی جیب میں چھپا لیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور خود سامنے والی دیوار کے ساتھ لگ کر انتظار کرنے لگا کہ اب کیا ہوتا ہے ؟

پتھر کی بڑی سل پرے ہٹ گئی —

اندر سے دو سینگوں والا بڑا جادوگر نکل کر سامنے آ گیا — نقاب کے پیچھے اس کی دو سُرخ آنکھیں روشنی کی کرنیں باہر پھینک رہی تھیں —

عنبر کی طرف نظریں گاڑتے ہوئے جادوگر نے ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا — اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں سے ایک نیلے رنگ کی تیز شعاع نکل کر عنبر کے جسم پر پڑی — عنبر کو یوں لگا جیسے کسی نے اُسے اُٹھا کر اوپر چھت کی طرف اچھال دیا ہے - وہ اُوپر اُٹھ کر نیچے گر پڑا —

جادوگر نے آگے بڑھ کر عنبر کے سر پر اپنی انگلی رکھ دی۔ یہ انگلی ہڈی تھی — گوشت اس پر بالکل نہیں تھا — انگلی میں سے گرم آگ نکل کر عنبر کی کھوپڑی میں اترنے لگی — عنبر کو ویسے تو کچھ نہیں ہو سکتا تھا اور نہ اُسے کوئی جادو ہلاک کر سکتا تھا — اُسے اپنی جیب میں رکھی ہوئی چڑیا یعنی ناگ کی فکر تھی کہ کہیں اس پر جادو اثر نہ کر جائے —

عنبر نے فوراً ہاتھ اوپر اٹھا لیے اور کہا :

"اے عظیم جادوگر، مجھے معاف کر دے — میں تو اس محل

کی سیر کرنے آ گیا تھا — میں بے قصور ہوں "

عنبر چاہتا تھا کہ اپنے آپ کو جادوگر بادشاہ کے حوالے تاکہ ناگ کی جان بچ جائے اور اس کے بعد وہ سوچ کر اس پُر اسرار محل سے عمارہ کو ساتھ لے کر نکلنے کی کوشش کرے۔

جادوگر بادشاہ نے عنبر سے کہا :

"میرے پیچھے پیچھے آؤ —"

جادوگر عنبر کو لے کر محل کے ایک تاریک تہ خانے میں آ گیا جہاں دو نقاب پوش جادوگر ایک انسانی کھوپڑی سامنے رکھے اس کے سر پر ایک کالے سانپ کو خون پلا رہے تھے۔

جادوگر بادشاہ نے ان جادوگروں سے کہا :

"اسے قید کر لیا جائے — کل اس کا خون دوسرے سانپوں کو پلا دیا جائے گا —"

"جو حکم آقا —"

دونوں نقاب پوش جھک کر آداب بجا لائے — جادوگر بادشاہ یہ کہہ کر واپس چلا گیا —

نقاب پوش جادوگروں نے عنبر کو ایک زنجیر سے دیوار کے ساتھ باندھ دیا اور سانپ کے منہ میں قطرہ قطرہ خون ڈالنے لگے —

اچانک انسانی کھوپڑی پر بیٹھے ہوئے سانپ نے ایک جھرجھری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سی لی اور کھوپڑی سے اُتر کر چبوترے پر آگیا اور اِس طرح لیٹ گیا جیسے بے ہوش ہو گیا ہو۔ دونوں نقاب پوش بڑے حیران ہوتے کہ یہ سانپ جو ابھی چست و چالاک تھا اسے اچانک کیا ہوگیا ہے۔

اصل میں سانپ نے ناگ دیوتا کی تیز بُو محسوس کر لی تھی جو چڑیا کی شکل میں عنبر کی جیب میں تھا۔ عنبر نے بھی سانپ کی اس تبدیلی کو دیکھ لیا تھا۔ مگر ابھی وہ ناگ کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اس طرح سے اس کی سکیم کے ناکام ہو جانے کا خطرہ تھا اور عمارہ کو نقصان پہنچ سکتا تھا۔ مگر یہ کام سانپ نے خود ہی کر دیا۔

ناگ نے عنبر کی جیب میں ہی سانپ کی بُو پا لی تھی۔ اس نے اندر ہی سے سانپ کو اپنی زبان میں حکم دیا کہ دونوں نقاب پوش جادوگروں کو ہلاک کر دو۔

چبوترے پر نیم بے ہوش پڑے ہوتے سانپ نے عظیم ناگ دیوتا کا حکم سُنا تو ایک دم سے پُھنکار مار کر اُٹھ کر پھن پھیلائے کھڑا ہوگیا اور اچھل کر ایک نقاب پوش کی گردن پر ڈس دیا۔

ابھی وہ جادوگر سنبھلنے بھی نہ پایا تھا کہ سانپ اُچھل کر دوسرے جادوگر کی گردن پر گرا اور اس کی گردن پر بھی ڈس

اس سانپ کا زہر ناگ کے حکم سے بہت تیز ہوگیا تھا۔ دونوں جادوگر زمین پر گرے اور ایک سیکنڈ کے اندر اندر دونوں کے جسم پھٹ گئے۔

ناگ عنبر کی جیب سے نکل کر باہر آگیا۔ اس نے انسانی شکل اختیار کر لی۔ اور عنبر سے کہا:

"یہ سانپ ہماری مدد کرے گا۔"

سانپ عنبر کے سامنے سر زمین پر رکھے بیٹھا تھا۔ ناگ نے اس سے پوچھا:

"اس پُراسرار محل کا راز کیا ہے۔ یہ لوگ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں؟"

- سانپ نے ناگ کو کیا بتایا؟
- عنبر اور ناگ پر اس پُراسرار محل میں کیا گزری؟
- ماریا اور راجکماری کیسے حالات سے نکل کر ریاست میں پہنچی؟
- ماریا کی عنبر اور ناگ سے کیسے ملاقات ہوئی۔ اژدہا پھر ناگ سے کہاں ملا؟

ان سوالوں کا جواب آپ کو اگلی قسط ۱۰

"ناگ کا قتل" میں ملے گا۔ ضرور پڑھیے گا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

موت کے تعاقب کی واپسی

آپکے جانے پہچانے سلسلے

عنبر، ناگ، ماریا

٥ ہزار سالہ سفر کی پُر اسرار اور سنسنی خیز داستان

مصنف: اے حمید

١: لاش سے ملاقات
٢: جہاز ڈوب گیا
٣: مندر کی چڑیل
٤: پُر اسرار غار کی مورتی
٥: ناگ لندن میں
٦: تابوت میں سانپ
٧: موت کا دریا
٨: سانپ کا انتقام

آئندہ شائع ہونیوالی کتابیں

٩: سانپ کی آواز
١٠: ناگ کا قتل
١١: شاہ بلوط کا خزانہ
١٢: پتھر کا ہاتھ
١٣: طوفانی سمندر کا بھوت
١٤: طوا ناسوس کا جزیرہ
١٥: سیاہ پوش سایہ
١٦: انسانی بلی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قدم قدم حیرانی، ہر موڑ پر نئی کہانی

نیا سلسلہ

عمران ریحان ایڈونچر

- دو دوست دُنیا کے سفر پر پیدل گھر سے نکلے
- سنسنی خیز واقعات اور حیرت انگیز حالات سے گزرتے ہُوئے اُن کا یہ دلچسپ اور معلوماتی سفر ایک مُلک سے دوسرے مُلک تک جاری رہتا ہے۔
- اس سفر میں اُن کا واسطہ خطرناک جنگلات، تپتے ریگستانوں، پُراسرار گلی کوچوں کے آسیبی مکانوں اور غیر مُلکی جاسوسوں کے جال سے پڑتا ہے۔
- ایڈونچر، سسپنس، سراغرسانی، جاسوسی اور معلوماتی سفر کا انتہائی دلچسپ سلسلہ!

مُصنّف: اے حمید

۱ لنڈی کوتل کا بھوت　　۴ ہیروں کے چور

ور قیدی　　۵ شاہی تاج کی چوری

۳ ہینڈز اپ　　۶ خُونی راز

نیا مکتبہ اقرأ

۱۴-بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور